مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

Email:
khatmenubuwwat@ymail.com

مسلسل اشاعت کے 62 سال

شمارہ: 3 جلد: 29

مارچ 2025 رمضان المبارک ۱۴۴۶

مجلس تحفظ ختم نبوت تعارف وخدمات

اعتکاف کی فضیلت و مسائل

ختم نبوت چوک مانگا منڈی کا شاندار افتتاح

۱۸ قادیانیوں کا قبول اسلام

www.laulak.info, www.amtkn.com, www.emaktaba.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ : ۳ جلد : ۲۹

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ
مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

بانی : مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی : حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

زیر سرپرستی : حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب

نگران اعلیٰ : حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران : حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر : حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر : صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب : مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ : یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد حسین ناصر	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اویس

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان فون : 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد مدظلہ کی صحت مبارک	مولانا عتیق الرحمٰن سیف	03
شعبہ نشرواشاعت کی تازہ تفصیلات	// // //	03
غزہ میں اسرائیلی شکست	// // //	04

مقالات ومضامین

قرآن پاک کی تابعداری حضور ﷺ کیسے کرتے تھے؟	مولانا عبدالقیوم ندوی	07
خلفاء راشدین اور اہل بیت کرامؓ کے باہمی تعلقات (قسط:1)	علّامہ زمخشری/مولانا احتشام الحسن	12
اعتکاف کی فضیلت ومسائل	مولانا عبدالشکور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ	16
مسنون دعائیں از نبوی لیل ونہار	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	20
جامع بخاری تاریخ کی روشنی میں (آخری حصہ)	مرزا حسن رضا رام پوری	21
ناصبیت اور خارجیت؟	ادارہ	25

شخصیات

شیخ الحدیث حضرت مولانا عطاء الرحمٰن بہاول پوری	مولانا اللہ وسایا	26
استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالستار کبیر والا	// //	28
حضرت مولانا اللہ بخش ملکانوی کوٹ اڈو	// //	28

رد قادیانیت

حدیث مجددیت اور مرزا قادیانی کے دعویٰ مجددیت کا تحقیقی جائزہ	مولانا محمد وسیم اسلم	31
حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کا سفر قادیان	انتخاب: مولانا عتیق الرحمٰن سیف	36
قادیانی مسیحیت کے قلعہ پر اسلامی دلائل کی فیصلہ کن گولہ باری	ابوعبیدہ نظام الدین بی اے	38
مرزائیت (منظوم کلام)	عبدالقادر قادری جہلم	44

متفرقات

مجلس تحفظ ختم نبوت تعارف وخدمات	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	45
ختم نبوت چوک مانگا منڈی کا شاندار افتتاح	مولانا محمد ارشد	48
مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ایک اور مثالی کارنامہ	محمد مسعود خوشابی	50
تبصرہ کتب	مولانا عتیق الرحمٰن سیف	51
جماعتی سرگرمیاں	مولانا محمد وسیم اسلم	53

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد مدظلہ کی صحت مبارک

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد مدظلہ کی اکتوبر ۲۰۲۴ء میں اوپن سرجری ہوئی۔ اب الحمدللہ مکمل طور پر صحت یاب ہوگئے ہیں۔ ڈاکٹروں نے چلنے پھرنے اور سفر کی بھی اجازت دے دی ہے۔ البتہ ساڑھے تین ماہ بستر علالت پر رہنے اور عمر کے تقاضہ اور پھر آپریشن کے باعث ابھی تک کمزوری مکمل طور پر دور نہیں ہوئی۔ احباب سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ حق تعالیٰ شانہ ان کو مکمل صحت سے سرفراز فرمائیں۔ آمین! ان کی بیماری کے دوران اندرون و بیرون ملک سے جماعتی وخانقاہی حلقہ کے دوستوں نے ان کے لئے غائبانہ دعائیں فرمائیں، احباب بار بار عیادت کے لئے بھی تشریف لاتے رہے۔ آپ نے ان سب دوستوں کا شکریہ ادا کیا ہے اور مزید دعاؤں کی درخواست کی ہے۔

شعبہ نشر واشاعت کی تازہ تفصیلات

گزشتہ دنوں:

۱......	مجموعہ رسائل ردقادیانیت جلد اول	تعداد ایک ہزار
۲......	ڈائری ۲۰۲۵ء طبع دوم	تعداد تین ہزار
۳......	کیلنڈر ۲۰۲۵ء طبع دوم	تعداد تین ہزار
۴......	قادیانی شبہات کے جوابات۔ (تازہ اشاعت)	تعداد دو ہزار
۵......	ایک ہفتہ شیخ الہند کے دیس میں (سفرنامہ)	تعداد دو ہزار
۶......	سیرت سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا	تعداد دو ہزار
۷......	قادیانیت ایک مطالعہ وجائزہ۔ (حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ)	تعداد تین ہزار
۸......	علامہ زمخشریؒ کی کتاب خلفائے راشدین واہل بیت	تعداد پانچ ہزار
۹......	مجموعہ کتب حیات الانبیاء علیہم السلام ۱۷ جلدیں	ایک ہزار
۱۰......	مجموعہ کتب حیات الانبیاء علیہم السلام ۱۷ جلدیں، ایڈیشن دوم	ایک ہزار

یہ صرف اشاعت پذیر کتب کی تعداد آپ کے سامنے رکھی ہے۔ فری تقسیم کے لئے جو لٹریچر لاکھوں کی تعداد میں اشاعت پذیر ہے وہ علاوہ ازیں ہے۔

مجموعہ کتب حیات الانبیاء علیہم السلام سترہ جلدوں پر مشتمل سیٹ ایک ہزار کی تعداد میں شائع ہوا۔ ہفتہ بھر میں پورا نکل گیا، آرڈر اتنے تھے کہ ان کو پورا بھی نہ کر پائے۔ ایک ہفتہ میں اتنی عظیم وضخیم کتاب کا نکلنا یہ وہ ریکارڈ ہے جو مدتوں اپنی یادوں کو سدا بہار بنائے رکھے گا۔ مزید ایک ہزار سیٹ کی اشاعت کا فوری اہتمام کرنا پڑا۔ اگر کسی دوست کے ہاں پہلے آرڈر کے سیٹ موجود ہوں تو ان سے حاصل کر کے قارئین! اپنی ضرورت پوری کر سکتے ہیں۔ رفقاء ودفاتر سے فوری رابطہ کریں۔ ورنہ کوشش ہوگی کہ دوسرا ایڈیشن بھی جلدی آجائے۔ پہلے اور دوسرے ایڈیشن میں کسی بھی طرح (خط، جلد وصفحات میں) ذرہ برابر کا فرق نہ ہوگا۔ دوسرا ایڈیشن کم ازکم دوماہ کے اندر مارکیٹ میں آسکے گا۔'' والعلم عنداللہ وبیدہ التوفیق۔ حسبی اللہ ونعم الوکیل، نعم المولیٰ ونعم النصیر

غزہ میں اسرائیلی شکست

فلسطین کی سرزمین پر ۷؍اکتوبر ۲۰۲۳ء سے فلسطین واسرائیل کے درمیان شروع ہونے والی جنگ ۱۹؍جنوری ۲۰۲۵ء کو مذاکرات کے ابتدائی مرحلے میں کامیابی پر چھ ہفتوں کے لئے سیز فائر کر دیا گیا ہے۔ یہ جنگ بندی طویل ترین مذاکرات کے بعد عمل میں لائی گئی ہے۔ اس جنگ بندی میں قابل غور اور حیرت انگیز وعجوبہ نما خبر یہ ہے کہ یہ مذاکرات قطر دوحہ میں ہوئے ہیں۔ وہی قطر ودوحہ جس میں کچھ عرصہ قبل افغانستان کو نیست ونابود وصفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے آنے والے امریکی سپر پاور نے اپنی شکست تسلیم کرتے ہوئے مذاکرات کی میز پر طالبان کو فاتح مان کر اپنا ساز وسامان وجنگی ہتھیار چھوڑ چھاڑ کر راتوں رات وہاں سے نکلنے میں عافیت سمجھی۔ اس وقت بھی ان مذاکرات کی میزبانی قطر نے کی تھی اور اب بھی فلسطینی تنظیم حماس اور اسرائیل کے درمیان مذاکرات اور ثالثی کردار ادا کرنے میں قطر پیش پیش ہے۔ اگرچہ اس جنگ بندی میں مصر وامریکہ بھی شامل ہیں۔

اس معاہدے میں ابتدائی طور پر جنگ بندی کے بعد دونوں فریقین کے قیدیوں کے تبادلے کا عمل شروع ہو چکا ہے، دوسرے مرحلہ میں جنگ کے مکمل خاتمے کے لئے مذاکرت ہوں گے، جس میں غزہ کے عوامی مقامات سے اسرائیلی فوج کا انخلاء اور غزہ کی تعمیر نو پر کام شروع کیا جائے گا۔

۱۵ماہ کی اس خوفناک جنگ میں اسرائیل نے نہتے فلسطینیوں پر وہ ظلم کیے جس کی مثال تاریخ انسانی میں نہیں ملتی۔ سرکاری ریکارڈ کے مطابق ۴۷ ہزار مسلمان شہید ہوئے جن میں معصوم بچے، عورتیں اور

جوان شامل ہیں۔ایک لاکھ گیارہ (۱۱۱۰۰۰) ہزار فلسطینی زخمی ہوئے۔ جب کہ آخری اعداد و شمار اس سے کہیں زیادہ ہیں۔اتنی طویل جنگ اور پھر اس اسرائیلی جارحیت میں امریکہ بہادر کی اعلانیہ پشت پناہی کے باوجود فلسطینی مسلمانوں نے جس بے جگری سے اس سفاکیت و بربریت کا مقابلہ کیا اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔اس جنگ کے ابتدائی مراحل میں مسلمانان عالم نے فلسطینی بھائیوں سے ہمدردی کے طور پر یہودی مصنوعات کے بائیکاٹ کا اعلان کیا اس مہم کے حوصلہ افزا نتائج سامنے آئے۔جس سے کئی یہودی کمپنیوں کو بلینز ڈالرز کے خسارے ہوئے اور کئی ایک کمپنیوں نے اپنے حصص فروخت کرنے میں عافیت سمجھی۔جس وقت اسرائیل صبح شام ظالمانہ حملے کر کے فلسطینی جوانوں،عورتوں و معصوم بچوں کے قتلِ عام میں مصروف تھا ملک پاکستان کے کچھ دانشور اس قتلِ عام کو اسرائیل کا پیدائشی حق کہہ رہے تھے اور اب وہی رہنماء اس جنگ بندی معاہدے سے پہلے اعلان کرتے پائے گئے کہ فلسطین و حماس نیست و نابود ہو چکا ہے۔ان کی یہ دانشوری ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ اسرائیل کی کابینہ اور پارلیمنٹ نے جنگ بندی معاہدے کی توثیق کر کے ان رہنماؤں کی امریکی استاد سے سیکھی گئی صحافت و ثقاہت کا پول کھول دیا۔

بہر حال اسرائیلی سفاکیت کی جو رپورٹ میڈیا میں آئی ہے وہ لرزہ خیز ہونے کے ساتھ امریکہ و دیگر یورپی ممالک و این جی اوز جو آئے روز ناحق قتل و غارت کے خلاف بات کرتے نظر آتے ہیں اور اس کے ناجائز ہونے کا راگ الاپتے ہیں، فلسطین میں استعمال ہونے والے بموں اور راکٹوں پر میڈان امریکہ لکھا ہونا اس سفاکیت میں ان کے مجرم ہونے کی کھلی دلیل ہے،اور ان نام نہاد ہمدردوں کے لئے سوالیہ نشان ہے کہ وہ کس منہ سے مظلوموں کے حامی ہونے کا روپ دھارتے ہیں؟

آخری اعداد و شمار کے مطابق فلسطینی میڈیا کا کہنا ہے کہ غزہ کی پٹی پر اسرائیلی جنگ کے نتیجے میں ۶۱۷۰۹ (اکسٹھ ہزار سات سو نو) سے زائد فلسطینی شہید ہوئے،جن میں سے ۴۷۴۸۷ (سنتالیس ہزار چار سو ستاسی) ہسپتالوں میں لائے گئے، جب کہ ۱۴۲۲۲ (چودہ ہزار دو سو بائیس) شہداء ملبے تلے لاپتہ ہیں۔ زخمیوں کی تعداد ۱۱۱۵۸۸ (ایک لاکھ گیارہ ہزار پانچ سو اٹھاسی) تک پہنچ گئی ہے۔قابض دشمن کے ہاتھوں گرفتار ہونے والوں کی تعداد ۶۰۰۰ (چھ ہزار) سے تجاوز کر گئی ہے۔جبری بے گھر ہونے سے ۲۰ لاکھ سے زائد شہری متاثر ہوئے۔

سرکاری میڈیا نے اتوار کے روز غزہ شہر کے الشفاء اسپتال میں ایک پریس کانفرنس کے دوران مزید کہا کہ اس جنگ کی ہولناکی انسانی تاریخ میں کسی بڑی سے بڑی تباہ کن جنگ میں بھی نہیں ملتی۔قابض دشمن نے ۲۰۹۲ خاندانوں کو مکمل ختم کر دیا اور ان کی نسل ختم کر دی گئی۔ جب کہ ۴۸۸۹ خاندانوں کو شہید کیا،فرعون صفت صیہونیوں نے ۱۷۸۸۱ بچوں کو تہہ تیغ کیا۔ان میں ۲۱۴ شیر خوار بچے بھی شامل تھے جو

جارحیت کے دوران پیدا ہوئے اور شہید ہو گئے۔ ان میں ۱۷۰۰۰ بچے یتیم ہو گئے یا ماں اور باپ دونوں سے محروم ہو گئے۔ ۱۲۳۱۶ خواتین کو شہید کیا گیا۔ ہسپتالوں کے ڈاکٹر، صحافی، امدادی کارکن ہزاروں کی تعداد میں شہید ہوئے۔ ۳۴ ہسپتالوں کو بالکل ختم کر دیا گیا خاص طور پر الشفا میڈیکل کمپلیکس جس نے غزہ کی پٹی کے تمام رہائشیوں کو صحت کی کم سے کم سطح کی دیکھ بھال سے محروم کر دیا۔ ۸۰ مراکز صحت ۲۱۲ صحت کے اداروں اور ۱۹۱ ایمبولینسوں کو تباہ کیا گیا۔ تعلیم کے شعبے میں ایک ہزار اکسٹھ تعلیمی اداروں کو نقصان پہنچایا گیا جن میں سکول، یونیورسٹیاں، کالج، و تعلیمی مراکز شامل ہیں۔

اسی طرح ۱۲ ہزار آٹھ سو طلباء اور ۱۸۰۰ اساتذہ شہید ہوئے۔ اس جنگ میں سب سے اہم بات جو پیش آئی وہ یہ ہے کہ حماس نے کئی اسرائیلیوں کو یرغمال بنایا، جن کو واپس لینے کے لئے اسرائیل نے ڈرون کیمروں کے ذریعہ پورے غزہ کا سرچ آپریشن کیا، اور اعلان کرائے گئے، فوج کے ذریعہ چپہ چپہ چھان مارا لیکن اپنے یرغمالیوں کو ڈھونڈنے میں ناکام نظر آئے۔ اب معاہدے پر عمل شروع ہوا تو حماس ان یرغمالیوں کو ان تباہ شدہ عمارتوں کے ملبوں کے ڈھیروں سے نکال کر حوالے کر رہا ہے جن کی خاک چھان چھان کر وہ ناکام ہو گئے تھے۔ افغانستان میں امریکہ کی بدترین شکست کے بعد اب فلسطین میں یہود بے بہود کی شکست وریخت سے اتنا واضح ہو گیا کہ ’’الاسلام یعلوا ولا یعلیٰ‘‘

سیز فائر کے باوجود اسرائیل جنگ بندی کی کھلی خلاف ورزی کا آئے روز مرتکب ہو رہا ہے۔ چھ ہفتوں کی عارضی جنگ بندی کے بعد ٹرمپ و نیتن یاہو کا اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے اس کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے کہ حق تعالیٰ مسلمانوں کو ہر قسم کے ظلم وستم سے محفوظ رکھیں۔ آمین!

امریکی ٹرمپ اور اسرائیلی وزیر اعظم یاہو کی مماثلت؟

۱......لاس اینجلس کی آگ کی تباہی۔ ۲......واشنگٹن ڈی سی میں جہاز اور جنگی ہیلی کاپٹر کا ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہونا۔ ۳......اسرائیل کا جنگ بندی کے لئے آمادہ ہونے پر ٹرمپ و یاہو کا خون کے آنسو رونا۔

کہتے ہیں ایک تمباکو والے پان کا بلانوش، جو شوگر کا بھی مریض تھا بادام چباتے ہوئے اس کا دانت ٹوٹ گیا۔ منہ سے خون کا فوارہ ایسے نکلا جیسے چقندر کے کھانے سے سبیلین سے مخصوص خون نما دباؤ ہوتا ہے۔ یہ بدکلام بھی تھے۔ بدکلامی پر آتے تو گٹر کا بند منہ کھل جاتا اور پورا ماحول جاسم بلّا بن جاتا۔ اس منظر کو دیکھ کر کسی ظالم منچلے نے کہا کہ اس کے منہ سے خون اور ٹرمپ و یاہو کی آنکھوں سے حالات کے خون کے آنسو، دونوں میں کتنی مماثلت ہے؟ (غسیل ہمدانی، عبدالحکیم شہر ضلع خانیوال)

قرآن پاک کی تابعداری حضور ﷺ کیسے کرتے تھے؟

مولانا عبدالقیوم ندوی

آقائے دو عالم ﷺ اور قرآن، لازم وملزوم ہیں۔ ہمارے حضور ﷺ قرآن حکیم میں بالکل محو ومستغرق رہتے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ ہر وقت تلاوت قرآن میں مصروف رہتے تھے۔ ابتدائے وحی میں بمصلحت کچھ عرصہ کے لئے قرآن پاک کا اترنا بند ہوگیا تھا۔ حضور ﷺ کی بے چینی اور بے قراری کا یہ عالم تھا کہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر جاتے اور چاہتے کہ اپنے آپ کو گرالیں۔ جس کے بعد قرآن پھر آنا شروع ہوا، اور پہلی وحی جو آئی وہ یہ تھی۔ ''ما ودّعك ربك وما قلٰی، وللآخرة خيرلّك من الاولٰی ولسوف يعطيك ربّك فترضٰی'' نہ تو آپ کے رب نے آپ کو چھوڑا ہے اور نہ ہی دشمنی کی ہے، اور آخرت کی زندگی یقیناً آپ کے لئے پہلے سے بھی اچھی ہے، اور جلد ہی آپ کا رب آپ کو وہ دے گا جس سے آپ خوش ہوجائیں گے۔

آپ کی راتیں گزرتیں، دنیا سوتی، آنکھیں جاگتیں، ہاتھ خدا کے آگے پھیلے ہوتے، زبان ترانہ حمد گاتی، دل پہلو میں تڑپتا ہوتا، اور آنکھوں سے آنسوؤں کے تار جاری ہوتے اور قرآن پاک کی ایک ایک آیت میں رات گزر جاتی۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں نے دیکھا کہ آپ آیت ''ان تغفرلهم فانهم عبادك وان تعذبهم فانك انت العزيز الحكيم'' پڑھ رہے ہیں اور روتے جاتے ہیں، یہاں تک کہ صبح صادق ہوگئی۔ (تفسیر بیان القرآن)

آیت کے معنی یہ ہیں: ''اگر اے اللہ تو ان کو بخش دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو عذاب دے تو یقیناً تو غالب حکمت والا ہے۔''

یہی اسباب تھے کہ آں حضور ﷺ کے قدم مبارک شبانہ روز کی عبادت اور تلاوت سے ورم کر آتے تھے، اور جب ایک محب صادق نے عرض کیا کہ آپ ﷺ اس قدر عبادت کیوں فرماتے ہیں؟ تو ارشاد ہوا کیا میں اپنے خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (مشکوۃ ج۱ ص۱۷۲)

عشق قرآن اور محو قرآن کا ایک یہ پہلو تھا، اس سے بھی بڑھ کر پہلو عمل کا ہے۔ حضور ﷺ نے عملی اعتبار سے قرآن سے عشق ومحبت کا کیا ثبوت دیا، تاریخ وسیر اور احادیث کے اوراق اس سے نورفشاں ملیں گے۔ اس وقت میری اس تمام تحریر وتقریر کا مقصد یہ ہے کہ ہم لوگ بھی قرآن حکیم سے عشق ومحبت کا ثبوت

عملی ہی پہلو سے دیں۔ صرف عمدہ عمدہ غلافوں، کبھی کبھار بوسہ عقیدت، یا کسی غمی کے وقت کسی حافظ یا کسی دوست، یا بہت زحمت کر کے خود چند آیات کو پڑھنے ہی تک اپنی عقیدت اور محبت اور عشق قرآنی کو محدود نہ رکھیں۔ ذرا دیکھو اللہ کا سب سے برگزیدہ رسول اور قرآن کا لانے والا قرآن سے عشق کا کیسا بہترین نمونہ پیش کر رہا ہے۔

قرآن نے عام مسلمانوں کو دن رات میں پانچ دفعہ نماز پڑھنے کا حکم دیا: ''اقیموا الصلوٰۃ'' نماز قائم کرو۔ مگر ہمارے حضور کی کیا حالت تھی؟ رات دن نماز میں مصروف رہتے، سورج نکلنے سے پہلے دیکھو تو آپ نماز میں مصروف ہیں۔ سورج نکلنے کے ذرا بعد دیکھو تو آپ نماز میں مصروف ہیں (نماز اشراق)، سورج اونچا ہونے کے بعد دیکھو تو آپ نماز میں مصروف ہیں (نماز چاشت)، بعد غروب دیکھو تو نماز میں مصروف ہیں، اس کے بعد دیکھو تو اوابین کی نمازوں میں مصروف ہیں، ذرا دیر میں پھر دیکھو تو عشاء کی نماز میں مصروف ہیں۔ اب رات ہوگئی ہے، اور آپ کی راتوں کا کیا کہنا؟

ہمارے سرکار ﷺ نماز، تلاوت اور یاد الٰہی میں منہمک و مستغرق رہتے ہیں، جب کوئی خوشی کا موقع ہوتا تو نماز پڑھتے، جب غمی کا وقت ہوتا تو نماز پڑھتے، جب خوف ہوتا تو نماز پڑھتے۔ پھر یہ نمازیں اس طرح ہوتی تھیں کہ سجدہ کرتے تو معلوم ہوتا کہ اب کبھی سر نہ اٹھائیں گے اور کھڑے ہوتے تو معلوم ہوتا کہ سجدہ کرنا بھول گئے، اور اس میں اس قدر روتے معلوم ہوتا کہ چولہے پر ہانڈی پک رہی ہے۔ (مسند احمد ج ا ص ۱۷۳)

اس سے بھی سخت ترین منظر وہ ہوتا جبکہ آمنے سامنے فوجیں ہوتیں، تیر و خنجر چلتے ہوتے اور ہمارے آقا اس حالت میں بھی نماز میں مصروف ہوتے، مرض الموت کا نظارہ کیجئے۔ کس قدر کمزوری اور نقاہت ہے، چہرہ ضعف و نقاہت سے سفید ہو چکا ہے، دو صحابیوں کے سہارے سے ان کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر اس طرح تشریف لا رہے ہیں کہ پاؤں مبارک زمین پر گھسٹ رہے ہیں، مگر نماز اور اس کی محبت ہے کہ اس حالت میں بھی چین نہیں لینے دیتی ہے۔ کیا وہ لوگ جو قرآن کی عظمت کے قائل اور رسول کی محبت کے دعویدار ہیں، وہ ان مقدس واقعات سے کوئی درس عبرت حاصل کریں گے؟

یہ تھا حکم قرآنی: ''اقیموا الصلوٰۃ'' کی تابعداری اور اس کی عملی تفسیر!

روزہ: قرآن نے عام مسلمانوں پر سال میں صرف ایک ماہ رمضان المبارک کے روزے فرض فرمائے، لیکن خود سرکارِ دوعالم ﷺ کا کیا عالم تھا؟ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ جب روزے رکھنے پر آجاتے تو معلوم ہوتا کہ کبھی بھی افطار نہ فرمائیں گے۔ (ابوداؤد ج ا ص ۲۴۸)

ہر ہفتہ دو دن روزہ رکھتے۔ دوشنبہ و جمعرات کو، ہر مہینے تین دن روزے رکھتے ۱۳، ۱۴، ۱۵، ایام بیض کے۔ محرم کے دس روزے رکھتے۔ بقرعید میں پہلی سے 9 تک روزے رکھتے، شوال میں دوسری سے سات روزے رکھتے، ہر چاندرات کو روزہ رکھتے، جب کبھی گھر میں کچھ نہ ہوتا تو روزہ رکھتے اور پھر اس شان سے رکھتے کہ مسلسل کئی کئی دن بیچ میں کچھ نہ کھاتے۔ عام مسلمانوں نے اس صورت کی تقلید کرنی چاہی تو فرمایا ''تم میں کون میری طرح ہے مجھ کو تو میرا رب کھلاتا پلاتا ہے'' (ترمذی جلد ا ص ۱۸۱)

یہ تھی روزہ کے بارے میں آپ ﷺ کی اطاعت و محبت۔

زکوٰۃ: قرآن حکیم نے اہل استطاعت مسلمانوں پر سال میں ایک بار زکوٰۃ فرض فرمائی ہے، حضور ﷺ کا معمول یہ تھا کہ کبھی بھی کسی سائل کے جواب میں ''نہیں'' نہیں فرمایا۔ شاعر نے خوب کہا ہے ۔

ما قال لا قط الا فی التشھد   ولو لا التشھد لکانت لاؤہ نعم

آپ ﷺ نے ''نہیں'' کبھی بھی نہیں فرمایا سوائے تشہد کے اور اگر تشہد نہیں ہوتا تو اس کا نہیں بھی ہاں ہوتا۔

غزوات سے جو کچھ بھی مال غنیمت آتا، آپ ﷺ سب کا سب خیرات کر دیتے۔ کوئی تھوڑی چیز بھی ہوتی تو آپ تنہا نہیں کھاتے بلکہ حاضرین کو شریک کر لیا کرتے تھے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۲۱۸)

آپ کا یہ عام حکم تھا جو مسلمان قرضہ چھوڑ کر مرے اس کا ذمہ دار میں ہوں اور جو وہ ترکہ چھوڑ کر مرے وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

ایک بار آپ ﷺ حضرت ابوذرؓ کے ساتھ رات میں پہاڑ احد سے گزرے، فرمایا کہ ''اے ابوذر! اگر یہ پہاڑ سونے کا ہو جائے تو بھی میں پسند نہ کروں گا کہ تین راتیں گزر جائیں اور میرے پاس ایک دینار بھی رہ جائے۔'' ایک بار بحرین سے خراج کا بہت سا مال آیا، آپ نے صحنِ مسجد میں اس کو ڈلوا دیا، اور نماز کے بعد بیٹھ گئے اور تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ جب سب ختم ہو گیا تو دامن جھاڑ کر اس طرح اٹھ گئے جیسے کوئی گرد و غبار سے دور ہو جاتا ہے۔

ایک بار فدک سے چار اونٹ غلہ اور سونا آیا، آپ ﷺ نے سب تقسیم فرما دیا۔ پھر حضرت بلالؓ سے دریافت فرمایا، کچھ بچا تو نہیں؟ عرض کیا: کچھ بچ رہا ہے، اب اس کا کوئی لینے والا نہیں مل رہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کا رسول اس وقت تک گھر میں نہیں جا سکتا جب تک کہ دنیا کے مال سے اس کے پاس کچھ بھی ہے۔''

چنانچہ رات آپ ﷺ نے مسجد میں بسر کی، آخر صبح ہوتے حضرت بلالؓ نے بشارت دی کہ یا رسول اللہ! وہ مال اب ختم ہو گیا۔ ایک بار آپ خلاف معمول بعد نماز، جلدی سے گھر گئے اور پھر واپس

تشریف لائے، لوگوں کو تعجب ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا، سونے کا ایک ٹکڑا گھر میں رہ گیا تھا خیال ہوا کہ رات آجائے اور وہ گھر میں رہ جائے۔ (مسند احمد ص ۴۵۰)

ایک بار آپ سخت رنجیدہ اندر تشریف لائے، دریافت کرنے سے فرمانے لگے ''کل جو سات دینار آئے تھے شام ہوگئی اور وہ بستر پر پڑے رہ گئے۔''

مرض الموت کے واقعہ سے عبرت لیجئے۔ سخت تکلیف ہے اور اسی حالت میں یاد آتا ہے کہ کچھ اشرفیاں گھر میں پڑی ہیں، آپ ﷺ نے ان کو فوراً خیرات کرادیا اور فرمایا کہ: ''کیا محمد اپنے رب سے اس طرح ملے گا کہ اس کے پیچھے اس کے گھر میں اشرفیاں موجود ہوں۔'' (بیہقی)

غرض کہ آپ ﷺ نے کبھی گھر میں مال رکھا ہی نہیں، کہ آپ ﷺ پر زکوۃ فرض ہوتی، بلکہ جو آیا وہ اوروں کے لئے آیا۔ خود مسلسل روزوں میں اور فقر و فاقہ میں بسر فرماتے رہے۔ یہ تھا آپ کا عمل اور آپ کی محبت واتباع قرآن، زکوۃ وخیرات کے باب میں۔ وہ مسلمان جو رات دن حضور ﷺ کی محبت کے دم بھرتے اور دعوے کرتے ہیں، کاش اس کا ادنیٰ سا شائبہ بھی اپنی زندگی میں پیدا کر لیتے تو بہت سی مشکلات حل ہو جاتیں۔

دیکھئے! ۳ھ میں غزوہ احد ہوا، دشمنوں نے زخم پر زخم پہنچائے ہیں، دندان مبارک شہید ہو چکے ہیں، لوہے کی خود سر مبارک میں دھنس چکی ہے، حضرت امیر حمزہؓ شہید ہو چکے ہیں، ان کا بے جگر کا لاشہ سامنے ہے اور بہت سے محبوب صحابہؓ کی لاشیں دل کو مضطرب کر رہی ہیں کہ آپ ﷺ کی زبان اقدس سے مقدس اور پیاری آواز بلند ہوتی ہے۔ '' اللّٰھم اھد قومی فانھم لا یعلمون'' اے اللہ! تو میری قوم کو ھدایت دے کہ وہ مجھ کو نہیں جان سکے۔ فتح مکہ کا ایک نظارہ کیجئے۔ دشمن ایک ایک کر کے سامنے ہیں، ہو دشمن جو جان ومال، عزت آبرو، دین، مذہب، حق، سچائی، انسانیت، شرافیت، آدمیت سبھی کے دشمن تھے۔ مکہ فتح ہو چکا ہے اور یہ سارے دشمن سامنے کھڑے ہوئے لرز رہے ہیں۔ اچانک زبان مقدس سے یہ کلمات صادر ہوتے ہیں۔ ''اذھبوا فانتم الطلقاء لا تثریب علیکم الیوم'' (زاد المعاد جلد ۱ ص ۱۸۱)

ابوسفیان، وہ ابوسفیان جو کفار کی فوج کا کمانڈر تھے اور جن کی وجہ سے سینکڑوں مسلمانوں کو جام شہادت نوش کرنا پڑا تھا اور اسلام کی سخت ترین مصائب کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ جب اسلام لاتے ہیں تو آپ ﷺ نہ صرف معاف فرماتے ہیں بلکہ ارشاد ہوتا ہے۔ ''من دخل دار ابی سفیان رضی اللہ عنہ فقد کان اٰمنا'' جو بھی ابوسفیانؓ کے مکان میں داخل ہو گیا وہ امن پا گیا۔ (بخاری شریف جلد ۲ ص ۱۹۰)

یہ تھا دشمنوں کی معافی بلکہ ان سے چاہت اور محبت کا ایک منظر، اور یہ تھا قرآنی احکام کی تابعداری

کا ایک خوش نما نظارہ۔ دیکھیں کہ جب ہمارا محبوب، کائنات کا محبوب و آقا، خالق ارض وسماء کا پیارا نبی ﷺ قرآن حکیم اور اس کی تعلیمات کا ایسا عاشق اور ایسا شیدا ہے۔ تو ہم غلاموں اور روسیاہوں کا اس کے اتباع میں کیا انہماک اور شغف ہونا چاہئے؟ اس کا فیصلہ ہر مسلمان کے لئے ہمارے آقا نے اپنے آخری حج میں جو عظیم الشان خطبہ اور ملت اسلامیہ کو جو نادر الوجود وصیتیں فرمائی تھیں ان میں سے ایک فقرہ یہ بھی تھا۔

لوگو! میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑتا ہوں کہ جس کو اگر مضبوط پکڑو گے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ وہ قرآن ہے۔ (سیرت ابن ہشام ج۱ ص ۹۸۳)

قرآن آسمانی رحمت، سرچشمہ ہدایت اور ذریعہ سعادت دارین ہے۔ ہمارا فرض تھا کہ ہم جس امانت الٰہی کے حامل ہیں اور جس کتاب مبین کے وارث ہیں اس کو اقوام عالم تک پہنچاتے اور خود عامل بن کر ایک عالم کو عامل بناتے، مگر ہم نے اس کی بجائے یہ کیا کہ دنیا کی خرافات میں پڑ گئے۔ مسلمانوں کو شرک وبت پرستی میں مبتلا ہونے کے لئے چھوڑ دیا ان کے عقائد اور خیالات میں تفریق پیدا ہوگئی اور وہ وحدت اور قوت باقی نہ رہی جو قرآن نے پیدا کی تھی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج ہم ہر طرح سے مارے گئے اور ہر جگہ سوا محکومی وغلامی، بے کسی ولاچاری کے اور کوئی چیز ہمارے ہاتھ نہ آئی۔ پر اگر آج ہم پھر عامل ہوجائیں تو ہم پھر کامیاب ہوسکتے ہیں۔ قرآن کا وعدہ ہے: ’’اوفوا بعھدی اوف بعھد کم‘‘ تم میرا وعدہ پورا کرو میں تمہارا وعدہ پورا کروں گا۔

آج بھی موجود ہے ہم میں وہی شمع ہدیٰ　　کاش آئے راہ پھر کارواں بھٹکا ہوا
نور سے معمور پھر سارا جہاں ہوجائے گا　　آسماں سے ابر رحمت درفشاں ہوجائے گا

ختم نبوت کانفرنس احمد پور سیال جھنگ

مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور سیال کے زیر اہتمام ۲ فروری ۲۰۲۵ء کو چک نمبر ۵ / ۳۱ کسووانہ میں عظیم الشان سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت پیر طریقت حضرت مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد مدظلہ نائب امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے کی۔ نقابت کے فرائض سید لطیف احمد شاہ نے سرانجام دیئے۔ تلاوت کلام پاک سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ ازاں بعد مفتی محمد رضوان عزیز، مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ جھنگ، حافظ محمد ابوہریرہ اور مرکزی راہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور نے اپنے بیانات کے ذریعے عقیدہ ختم نبوت کو عوام کے سامنے واضح کیا۔ مقامی علماء کرام اور اہل علاقہ نے بھرپور شرکت کی۔ آخر میں حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ نے اختتامی دعا فرمائی۔

خلفائے راشدین اور اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی تعلقات

قسط نمبر1　علامہ زمخشریؒ/ مولانا احتشام الحسن کاندھلویؒ

حضرت علیؓ کے مناقب حضرت ابوبکرؓ کی زبانی

۱...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اکثر حضرت علیؓ کے چہرے کو دیکھا کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا: ابّا! آپ اکثر علیؓ کے چہرے کو کیوں دیکھتے ہیں؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: بیٹی میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''علیؓ کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔''

(مجمع الزوائدج۹ص ۱۲۲، باب النظر الیہ، المعجم الکبیر للطبرانی ج۱۰ص ۷۷ حدیث نمبر ۱۰۰۰۶)

۲...... حضرت حبشی بن جنادہؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے فرمایا جس شخص سے رسول اللہ ﷺ نے کوئی وعدہ فرمایا ہوا سے کھڑے ہو کر بیان کرے۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا اے خلیفہ رسول اللہ! رسول اللہ ﷺ نے مجھے تین مٹھی کھجور دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ آپ نے حضرت علیؓ کو بلوایا اور فرمایا: ابوالحسن! یہ شخص کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے تین مٹھی کھجور کا وعدہ فرمایا تھا تم اس کو تین مٹھی کھجور دے دو۔ حبشی کہتے ہیں جب حضرت علیؓ اس کو کھجوریں دے چکے تو آپ نے فرمایا ان کو شمار کرو۔ تو ہر مٹھی میں بلاکم وبیش ساٹھ کھجوریں آئیں۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: ''صدق اللہ ورسولہ'' (اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا)

''ہجرت کی شب جب ہم غار سے نکل رہے تھے اور مدینہ کا ارادہ تھا۔ (آپ ﷺ نے فرمایا) ''ابوبکرؓ، میرا اور علیؓ کا ہاتھ شمار میں برابر ہے۔''

(الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ ج۳ ص ۱۲۰، باب ذکر اختصاصہ بانّ کفّہ مثل کف النبی ﷺ)

۳...... حضرت زید بن یثیغؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا حضور اقدس ﷺ نے خیمہ نصب کرایا اور عربی کمان سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے۔ اس وقت خیمہ میں حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ اور حسن وحسین رضی اللہ عنہما تھے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے گروہ مسلمین جو شخص ان اہل خیمہ سے صلح رکھے، میں اس کے لئے صلح مجسم ہوں۔ جو ان سے لڑائی کرے، میں اس سے لڑنے والا ہوں اور جو ان کو دوست رکھے میں اس کا دوست ہوں۔ ان سے وہ شخص محبت رکھتا ہے جو نیک بخت اور نیک ذات ہے اور بد بخت بدذات ان سے بغض رکھتا ہے۔ ایک شخص نے دریافت کیا، کیا زید تم نے خود

حضرت ابوبکرؓ سے سنا؟ حضرت زیدؓ نے فرمایا: ہاں! رب کعبہ کی قسم۔ (الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ ج ۳ ص ۱۵۴، باب ذکر اختصاصہ وزوجہ وبنیہ بانہ ﷺ حرب لمن حاربھم سلم لمن سالمھم

۴...... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے چھ روز بعد حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ قبر مبارک کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ حجرہ شریف پر پہنچ کر حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا: ''خلیفہ رسول اللہ! آپ پہلے اندر داخل ہوں۔'' حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: میں اس شخص سے پیش قدمی نہیں کرسکتا جس کے متعلق میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علیؓ کو میرے ساتھ وہ تقرب حاصل ہے جو مجھے بارگاہ رب العزت میں حاصل ہے۔ حضرت علیؓ روئے اور فرمایا: میں اس شخص سے سبقت نہیں کرسکتا جس کے متعلق میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکرؓ کے سواء کوئی شخص ایسا نہیں جس نے میری تکذیب نہ کی ہو اور ابوبکرؓ کے علاوہ ہر ایک کے دروازہ پر صبح کے وقت ایک قسم کی ظلمت ہوتی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت علیؓ سے دریافت کیا۔ کیا تم نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ حضرت علیؓ نے جواب دیا، میں نے اپنے چچازاد بھائی سے سنا ہے۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑا اور دونوں ایک ساتھ حجرہ شریف میں داخل ہوگئے۔

(الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۱۲۴، باب ذکر اختصاصہ لم یکذب النبی ﷺ قط)

۵...... حضرت قیس بن ابی حازمؒ سے مروی ہے۔ ایک مرتبہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ کی ملاقات ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ حضرت علیؓ کو دیکھ کر مسکرائے۔ حضرت علیؓ نے دریافت کیا آپ مجھے دیکھ کر کیوں مسکرائے؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ تمہارے اجازت نامہ کے بغیر کوئی شخص پل صراط سے نہ گزر سکے گا۔ حضرت قیسؒ کہتے ہیں یہ سن کر حضرت علیؓ مسکرائے اور فرمایا: ابوبکرؓ! میں تمہیں خوشخبری سناتا ہوں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ صرف اس شخص کو اجازت نامہ دوں جو تمہیں (ابوبکرؓ) محبوب رکھتا ہو۔ (الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۲۰۷ فصل ۱۲)

۶...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے گرداگرد جمع تھے کہ حضرت علیؓ سامنے آئے، سلام کیا اور نبی کریم ﷺ کے قریب کھڑے ہوکر صحابہ رضی اللہ عنہم کے چہروں کو دیکھنے لگے کہ کون ان کو جگہ دیتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ رسول اللہ ﷺ کی داہنی جانب بیٹھے تھے آپ نے تھوڑا سا سرک کر فرمایا ابوالحسن! اس جگہ بیٹھ جاؤ اور حضرت علیؓ حضرت نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے درمیان بیٹھ گئے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں: اس وقت رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے۔ پھر ارشاد فرمایا: ابوبکرؓ! صاحبِ کمال کی فضیلت کو کمال والا پہچانتا ہے۔

(مسند الشہاب القضاعی جز ۲ ص ۱۹۱، حدیث ۱۱۶۴ مکتبہ شاملہ)

حضرت ابوبکرؓ کے مناقب، حضرت علیؓ کی زبانی

۷...... حضرت علیؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگِ بدر میں مجھ سے اور ابوبکر صدیقؓ سے ارشاد فرمایا: تم میں سے ایک کی دائیں جانب حضرت جبرائیل اور دوسرے کی دائیں جانب حضرت میکائیل ہیں اور حضرت اسرافیل ایک جلیل القدر فرشتے ہیں جو جہاد میں شریک ہوتے ہیں اور صفِ قتال میں شریک رہتے ہیں۔ (مستدرک ج ۴ ص ۱۳ حدیث ۴۴۸۷)

۸...... حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرائیل سے دریافت فرمایا میرے ساتھ کون ہجرت کرے گا؟ حضرت جبرائیل نے جواب دیا ابوبکر صدیقؓ، اسی روز سے رسول اللہ ﷺ نے آپ کا لقب صدیق رکھ دیا۔ (کنز العمال ج ۱۶ ص ۶۶۶ حدیث ۴۶۲۹۲)

۹...... ابو یحییٰ حکم بن سعدؓ کہتے ہیں: میں شمار نہیں کرسکتا کہ میں نے کتنی مرتبہ حضرت علیؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ خود اللہ تعالیٰ نے ہی اپنے نبی ﷺ کے ذریعہ حضرت ابوبکرؓ کا لقب ''صدیق'' رکھا۔

(کنز العمال ج ۱۲ ص ۴۹۸ حدیث ۳۵۶۳۳)

۱۰...... حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آیت: ''والذی جآء بالصدقِ وصدّق بہٖ (اور جو سچ لے کر آیا اور جس نے اس کی سچائی کو مانا) میں سچ لانے والے سے مراد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس ہے اور آپ ﷺ کی سچائی ماننے والے سے مراد حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں۔ (تفسیر احکام القرآن قرطبی ج ۱۵ ص ۲۲۴)

۱۱...... حضرت نزال بن سبرہ ہلالی کہتے ہیں کہ ہم نے ایک روز حضرت علیؓ کو ہشاش بشاش پاکر عرض کیا کہ: امیر المومنین اپنے اصحاب کے واقعات بیان کیجئے۔ آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے تمام اصحاب (ساتھی) میرے بھی اصحاب ہیں۔ ہم نے عرض کیا کہ اپنے مخصوص دوستوں کے واقعات بیان کیجئے۔ آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ہر صحابی میرا خصوصی دوست تھا۔ ہم نے مکرر عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے حالات بیان کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ: تم میرے سے نام لے کر دریافت کرو۔ ہم نے عرض کیا: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حالات بیان فرمایئے۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ ہستی ہے جن کا حق سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت جبرائیل اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زبانی صدیق لقب رکھا اور نماز کی امامت کے لئے رسول اللہ ﷺ کا نائب بنایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ہماری دینی امامت کے لئے پسند فرمایا۔ اس لئے ہم نے ان کو اپنی دنیاوی امامت کے لئے منتخب کرلیا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴ حدیث نمبر ۴۴۶۲)

۱۲...... حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عمرہ جعرانہ ادا کر کے مدینہ منورہ واپس تشریف لے گئے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو امیر حج بنا کر مکہ مکرمہ روانہ فرمایا۔ میں بھی ان کے ہمراہ روانہ ہوا جب ہم

موضع عرج پہنچے اور آپ کو صبح کی نماز کی اطلاع دی گئی۔ آپ نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے، اچانک حفرہ کے نیچے سے اونٹنی کی آواز سنائی دی۔ آپ نماز پڑھانے سے رک گئے اور فرمایا یہ نبی کریم ﷺ کی اونٹنی جدعاء کی آواز ہے۔ شاید رسول اللہ ﷺ کا حج کا ارادہ ہو گیا ہو اور آپ ﷺ تشریف لا رہے ہوں تو پھر ہم آپ ﷺ ہی کے ہمراہ نماز ادا کریں گے۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ حضرت علیؓ پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان سے دریافت کیا: تم امیر بنا کر بھیجے گئے ہو یا محض قاصد ہو؟

حضرت علیؓ نے فرمایا: امیر نہیں، قاصد ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے آیات برأت دے کر مجھے بھیجا ہے تاکہ مواقف حج میں لوگوں کو پڑھ کر سنا دوں۔ ہم مکہ مکرمہ پہنچے جب چھٹی ذی الحجہ ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا جس میں احکام حج بیان فرمائے۔ جب آپ خطبہ سے فارغ ہو گئے تو حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور سورہ برأت آخر تک سنائی۔ پھر جب ہم دسویں ذی الحجہ کو عرفات سے منیٰ واپس آئے تو حضرت ابوبکرؓ نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا جس میں طواف افاضہ اور قربانی وغیرہ کے احکام بیان کئے۔ پھر حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور سورۃ برأت اخیر تک سنائی۔ گیارہویں تاریخ کو حضرت ابوبکرؓ نے پھر خطبہ پڑھا۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے کھڑے ہو کر سورۃ برأت سنائی۔ (سنن نسائی ج۵ ص ۲۷۳ حدیث ۲۹۹۳ الخطبة قبل يوم التروية)

۱۳...... مروی ہے کہ جب دونوں حضرات مدینہ منورہ واپس پہنچے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! میرے لئے کیا حکم ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سراسر خیر ہے تم نماز میں میرے ساتھی تھے اور حوض پر بھی میرے ساتھی ہو گے لیکن برأت (یعنی فسخ معاہدہ) میں خود پہنچا سکتا ہوں یا پھر میری طرف سے میرا کوئی قریبی رشتہ دار (اسی لئے حضرت علیؓ کو بھیجنے کی ضرورت پیش آئی)

(المستخرج من كتاب الناس متذكرة والمستطرف من احوال الرجال للمعرفة ج۲ ص ۳۴)

(ف) رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو روانہ کرنے کے بعد پھر اچانک ایک دم حضرت علیؓ کو بھیجا۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کو خیال ہوا کہ شاید بارگاہ رسالت میں میری کوئی بات ناپسند آئی جس کی بناء پر حضرت علیؓ کو بھیجا گیا۔ چونکہ نبی کریم ﷺ کی ادنیٰ بے التفاتی بھی کسی صحابی کو گوارا نہ تھی۔ اس لئے آپ نے اپنے معاملہ کی صفائی چاہی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے آپ کی تسلی اور تشفی کے لئے آپ کے چند مناقب بیان فرمائے اور حضرت علیؓ کو بھیجنے کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ قریش مکہ کے دستور کے موافق اپنے کئے ہوئے معاہدہ کو میں خود فسخ کر سکتا ہوں یا میری طرف سے میرا قریب ترین رشتہ دار فسخ کر سکتا ہے۔ اس مجبوری کی بناء پر حضرت علیؓ کو بھیجنے کی ضرورت پیش آئی۔

جاری ہے!

اعتکاف کی فضیلت ومسائل

مولانا عبدالشکور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

رمضان المبارک کے عشرہ اخیرہ میں ایک خاص عبادت اعتکاف بھی ہے۔اس کی حقیقت یہ ہے کہ مسجد میں اعتکاف کی نیت کر کے ٹھہر جاوے اور بلاضرورت شدیدہ مسجد سے نہ نکلے۔اعتکاف پر جوثواب کا وعدہ ہے۔وہ ہر حالت میں مل جاوے گا۔خواہ مسجد میں سوتا ہی رہے۔یہ کیسی عجیب عبادت ہے۔اس کی عقلی وجہ یہ ہے کہ مسجد کی حقیقت دربار خداوندی اور آستانہ شاہی کی ہے۔اسی واسطے مسجدوں کے آداب میں ہے کہ بازاروں کی طرح ان میں آوازیں بلند نہ کی جاویں۔طہارت اور صفائی کو لازم سمجھیں تو اب اعتکاف کی حقیقت دربار خداوندی میں پڑا رہنا ہوا۔اور ظاہر ہے کہ اگر کسی دنیادار انسان کے دروازہ پر کوئی پڑا رہے۔تو وہ بھی آخر اس کو روٹی دے دیتا ہے کہ میرے دروازے پر پڑا ہوا ہے۔حق تعالیٰ تو ارحم الراحمین ہیں وہ ایسے شخص پر کیوں نہ عنایت فرمائیں گے۔

حدیث شریف میں اعتکاف کی ایک خاص فضیلت کا ذکر آیا ہے۔نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ معتکف گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے لئے نیکیاں اتنی ہی لکھی جاتی ہیں جتنی کہ کرنے والے کے لئے، پہلے جملہ کا مضمون تو ظاہر ہے کہ سب معاصی سے بچنے کا ثواب ملتا ہے۔کیونکہ واقع میں وہ سب معاصی بچارہا دوسرے جملے کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے وہ نیک اعمال جن کو معتکف اعتکاف میں بیٹھنے کی وجہ سے نہیں کرسکتا۔مثلاً مریض کی عیادت، جنازہ کی نماز میں شرکت وغیرہ ایسے امور کا ثواب بھی اس کو بغیر کئے ہی ملتا رہے گا۔اللہ اکبر! کس قدر رحمت اور فیاضی ہے کہ ان امور کا ثواب بغیر کئے صرف نیت پر ہی دے دیا جاتا ہے۔اگر معتکف کو ان کا ثواب نہ ملتا تو شاید یہ حسرت ہوتی کہ اچھا اعتکاف کیا ایک عبادت کے سبب بہت سے ثواب کے کاموں سے محروم رہ گئے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ کی رضا کے واسطے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ فرمادیتے ہیں۔جن کی مسافت آسمان اور زمین کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ چوڑی ہے۔

بہر حال معتکف کی مثال اس شخص کی سی ہے کہ کسی کے در پر جا پڑے کہ اتنے میری درخواست قبول نہ ہو ٹلنے کا نہیں۔

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے　یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

اعتکاف کا مقصد اور اس کی روح اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے ساتھ خود کو وابستہ کر لینا ہے کہ سب سے ہٹ کر اور ساری مشغولیتوں کے بدلہ میں اسی کی ذات پاک سے مشغول ہو جائے اور اس کے غیر کی طرف سے منقطع ہو کر اسی طرح اس میں لگ جاوے کہ خیالات تفکرات سب کی جگہ اس کا پاک فکر اور اس کی محبت سما جاوے۔

جی ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن　بیٹھا رہوں تصور جاناں کئے ہوئے

اعتکاف کی خصوصیتیں بہت ہیں اس میں قلب کو دنیا و مافیہا سے یکسو کر لینا ہے اور نفس کو مولیٰ کے سپرد کر دینا اور آقا کی چوکھٹ پر پڑ جانا ہے۔

پھر جی میں ہے کہ در پہ کسی کے پڑا رہوں　سر زیر بار منت دربار کئے ہوئے

نیز اس میں ہر وقت عبادت کے اندر مشغولی رہتی ہے کہ آدمی سوتے جاگتے ہر وقت عبادات میں لگا ہوا شمار ہوتا ہے اور اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تقرب بڑھتا رہتا ہے۔

مسائل اعتکاف

مسئلہ: رمضان المبارک کے اخیر عشرہ کا اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔ نبی کریم ﷺ کی عادت کریمہ ان ایام میں اعتکاف فرمانے کی تھی اس لئے ہر بستی میں کم از کم ایک آدمی کو ضرور اعتکاف میں بیٹھنا چاہئے۔ ورنہ تمام اہل بستی کو سنت مؤکدہ کے ترک کرنے کا گناہ ہوگا۔

مسئلہ: رمضان شریف کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ بیسویں تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے ایسی مسجد میں اعتکاف کی نیت سے داخل ہو جاوے جس میں جماعت پنجگانہ ہوتی ہو۔ اور عید کے چاند نظر آنے تک وہاں ہی رہے۔ عید کے چاند نظر آنے پر غروب کے بعد اعتکاف ختم ہو جاتا ہے۔ گھر میں جو جگہ نماز کے لئے پہلے سے مقرر ہو، عورت اس میں اعتکاف کے لئے بیٹھ سکتی ہے۔ اگر پہلے سے کوئی ایسی جگہ مقرر نہ ہو تو گھر میں ایک جگہ مقرر کر کے بہ نیت اعتکاف اس میں بیٹھ جاوے۔ بلا ضرورت اس سے باہر نہ نکلے، اور عورت کا حیض و نفاس سے پاک ہونا اعتکاف کے لئے شرط ہے۔

مسئلہ: معتکف کے واسطے ضرورت طبعی پیشاب، پاخانہ وغیرہ اور شرعی ضرورت مثلاً اذان دینے اور نماز جمعہ وغیرہ ادا کرنے کے لئے اعتکاف کی مسجد سے باہر نکلنا درست ہے۔

مگر جمعہ کی نماز سے اس قدر پہلے جاوے کہ جامع مسجد میں پہنچ کر تحیۃ المسجد اور جمعہ کی سنت پڑھنے کے بعد خطبہ سن سکے۔ زیادہ دیر پہلے نہ جاوے لیکن وقت کے اندازہ کرنے میں اگر غلطی ہو جاوے تو معاف

ہے اور جمعہ کے بعد کی سنتیں بھی جامع مسجد میں ٹھہر کر دوسری مسجد کے معتکف کے لئے پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ : جو لوگ دیہات سے جمعہ پڑھنے کے لئے قصبات کے اندر آیا کرتے ہیں اگر وہ گاؤں میں اعتکاف کریں۔ اعتکاف میں بیٹھنے کے بعد وہ اپنے ہی گاؤں میں ظہر کی نماز باجماعت ادا کریں۔ اگر جماعت نہ ہو سکے تو بغیر جماعت کے ہی ادا کرلیں مگر حالت اعتکاف میں دوسرے شہر میں جمعہ ادا کرنے کے لئے نہ جائیں۔

مسئلہ : ضرورت طبعی اور شرعی کے بغیر مسجد اعتکاف سے تھوڑی دیر کے لئے باہر نکلنا بھی اعتکاف کو توڑ دیتا ہے، چاہے یہ نکلنا بھول کر ہی ہوا اعتکاف میں بھول معاف نہیں ہے۔

مسئلہ : اعتکاف کی حالت میں غسل جنابت (فرض غسل) کے لئے تو مسجد سے باہر جانا جائز ہے۔ جب کہ مسجد کے اندر غسل کرنا ممکن نہ ہو۔ اسی طرح اگر کوئی ایسی جگہ نہ ہو کہ مسجد میں بیٹھ کر وضو کر سکے، اور مسجد کا فرش غسالہ وضو سے ملوث نہ ہو تو وضو کے لئے بھی مسجد سے باہر جانا جائز ہے۔ مگر گرمی کی وجہ سے مسجد سے باہر جا کر غسل کرنا جائز نہیں ہے اس سے اعتکاف نہیں رہے گا۔

مسئلہ : حالت اعتکاف میں خاموش رہنے کو عبادت سمجھنا مکروہ تحریمی ہے۔ ’’ویکرہ تحریماً صمت ان اعتقد قربتہ والا لا‘‘ (شامی ج ۲ ص ۱۸۵)

البتہ فضول باتیں نہ کرے تلاوت کلام اللہ یا اور کسی عبادت میں مشغول رہے۔ ضرورت کے موافق دنیوی مباح کلام کی بھی اجازت ہے۔

مسئلہ : معتکف کو کھانا، پینا اور سونا مسجد کے اندر جائزہ اور اگر اپنے یا عیال کے لئے کسی چیز کے خریدنے کی ضرورت ہو تو اس کا خریدنا بھی معتکف کے لئے مسجد کے اندر جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ چیز مسجد سے باہر ہو اور تجارت کے لئے نہ خریدتا ہو۔ معتکف اور مسافر کے علاوہ دوسرے شخص کے لئے مسجد کے اندر کھانا پینا اور سونا مکروہ ہے۔ اسی طرح خرید وفروخت کرنا منع ہے۔ البتہ عقد نکاح مسجد کے اندر مستحب ہے۔

اگر مسجد میں کھانے پینے کی ضرورت پیش آجائے تو چاہئے کہ اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہو کر اول ذکر اللہ یا نماز میں مشغول ہو پھر بعد میں اپنی ضرورت پوری کرلے۔

ف : جب نماز پڑھنے مسجد میں جایا کریں تو بھی اعتکاف کی نیت کرلیا کریں۔ اسی طرح مسجد میں نماز پڑھنے کے علاوہ اعتکاف کا ثواب بھی مل جاتا ہے۔ یہ ایک مفت کی عبادت ہے جس سے لوگ غافل ہیں اور چونکہ یہ اعتکاف مستحب ہے اس میں ایسے شرائط نہیں ہیں جیسے اعتکاف نذر اور اعتکاف سنت مؤکدہ میں ہوتے ہیں۔ اس کے لئے وقت کی مقدار بھی معین نہیں ہے ایک منٹ کے لئے بھی ہوسکتا ہے۔

مسئلہ : معتکف کے لئے بھی غیر معتکف کی طرح اصح یہی ہے کہ مسجد کے اندر ریح کا اخراج نہ کرے۔ ’’لا یخرج فیه الریح من الدبر کما فی الاشتباه واختلف فیه السلف فقیل لا باس وقیل یخرج اذا احتاج الیه وهو الاصح (شامی ج۱ ص۶۱۵)

لیکن بوجہ حرج کے اگر غیر اصح قول پر عمل کرلیا جائے تو بھی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔

اب دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ماہ رمضان المبارک کے اعمال فاضلہ کی توفیق بخشے اور روزہ تلاوت قرآن کریم، لیلۃ القدر، تراویح اور اعتکاف وغیرہ جملہ عبادات کے حقوق ادا کرنے کی توفیق مرحمت فرماویں اور خاص طور پر قرآن مجید کی تلاوت اور اس کے آداب کی رعایت۔ نیز مساجد کا احترام کرنا ہم سب کے لئے آسان فرمادیں۔ آمین، بحرمة سید المرسلین وآله الطاهرین واصحابه اجمعین

لاڑکانہ سندھ میں سترہ افراد کا قادیانیت سے تائب ہوکر قبول اسلام

لاڑکانہ سندھ میں مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر اہلیان اسلام کی مساعی سے ۱۷ قادیانیوں نے اسلام قبول کرلیا۔ ۱۹ جنوری ۲۰۲۵ء بروز اتوار کو لاڑکانہ کے علاقہ گابر مسن باڈھ شہر کے رہائشی مفتی نصیر احمد بھٹو، ماسٹر نوید مسن، حافظ عبدالرزاق ابڑو اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا ظفراللہ سندھی کی ان تھک محنتوں سے ایک گھرانے کے سترہ افراد نے اسلام قبول کیا۔ نومسلمین نے اس بات کا اقرار کرتے ہوئے کہا کہ ہم پر نہ کسی مسلمان کا دباؤ ہے، نہ ہی کسی انتظامیہ کا دباؤ ہے اور نہ ہی ہمیں گرفتاری کا خوف یا ڈر ہے، بلکہ ہم حق کو سمجھنے کے بعد اسلام کو قبول کرتے ہیں اور قادیانیت پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق اس وقت اس گاؤں کے اور بھی بہت سارے لوگ قادیانیت کو چھوڑنے پر سوچ و بچار کررہے ہیں اور امید قوی ہے کہ رب کی رحمت اور مسلمانوں کی دعاؤں اور کاوشوں سے عنقریب گاؤں کے سارے لوگ اسلام کو قبول کریں گے۔ اسلام قبول کرنے والے افراد میں خادم مسن، زوجہ خادم مسن، امتیاز احمد مسن، زوجہ امتیاز احمد مسن، اظہر علی مسن، زوجہ اظہر علی مسن اور تین خادم مسن کی بیٹیاں، امتیاز احمد اور اظہر علی کے بچے شامل ہیں۔

ٹنڈو باگو ضلع بدین میں تین افراد کا قبول اسلام

الحمدللہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا محمد حنیف سیال ضلع بدین کے ہاتھ پر محمد بخش بن گل محمد گرگیز گوٹھ خدا آباد کھڈھر و تحصیل ٹنڈو باگو ضلع بدین نے اپنی اہلیہ فاطمہ اور ایک بیٹی خالدہ کے ہمراہ قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرلیا۔ اللہ تعالیٰ اسے ہمت واستقامت عطاء فرمائے۔ آمین!

مسنون دعائیں از نبوی لیل ونہار

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۱...... بچھو کے کاٹنے سے بچنے کی دعا: حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں۔ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوااور آپ سے عرض کیا کہ مجھے بچھو نے کاٹ دیا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم شام کے وقت یہ دعا پڑھ لیتے۔''اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ماخلق'' توتمہیں وہ نقصان نہ پہنچاتا۔اس طرح کی کئی ایک روایات حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہیں مختلف اشخاص کو بچھو نے کاٹا تو رحمت دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ دعا پڑھ لیتا تو بچھو نہ کاٹتا،تو معلوم ہوا کہ حشرات الارض سے بچنے کے لئے یہ دعا اکسیر ہے۔

۲...... کسی قوم سے خطرہ ہو تو اس کے فتنہ سے بچنے کی دعا: حضرت عبداللہ ابن قیسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کسی قوم سے خطرہ محسوس فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔''اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم'' اے اللہ ہم آپ کو ان کے مقابلہ میں کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں۔

۳...... حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوہ خندق کے دن حضور ﷺ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا۔''اللھم منزل الکتاب، سریع الحساب، مجری السحاب، اھزمھم وزلزلھم'' اے اللہ کتاب اتارنے والا، جلدی حساب لینے والے، بادل چلانے والے،ان (کفار) کو شکست دے اور انہیں درہم برہم کردے۔

۴...... حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو ان کی آخری بات یہ تھی۔''حسبنا اللہ ونعم الوکیل'' میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔جب کفار نے آپ کے مقابلہ میں بڑا ساز وسامان جمع کیا تو سرور دوعالم ﷺ نے ان کے مقابلہ میں فرمایا''یا حسبنا اللہ ونعم الوکیل''

جنگ کے وقت اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ جہاد کرتے تو یہ دعا پڑھتے''اللّٰھم انت عضدی ونصیری وبك اقاتل'' اے اللہ آپ ہی میرے بازو (کی قوت) اور میرے مددگار ہیں اور آپ کے بل بوتے (سہارے) پر ہی میں لڑتا ہوں۔

جامع بخاری تاریخ کی روشنی میں

(آخری حصہ)　　　مرزا احسن رضا رام پوری

معاصرین کی رائے: حضرت امام بخاریؒ کی عظمت اور علمی فوقیت کا اندازہ معاصرین کے ان خیالات سے لگایا جاسکتا ہے۔

امام الائمہ ابوبکر ابن محمد ابن اسحٰق ابن خزیمہ فرماتے ہیں کہ: ’’اس آسمان کے نیچے محمد ابن اسماعیل بخاری سب سے زیادہ حدیث کے جاننے والے ہیں۔‘‘

ابومحمد عبداللہ ابن عبدالرحمن دارمی فرماتے ہیں کہ: ’’میں حجاز، شام اور عراق وعرب کے مختلف مقامات پر گیا ہوں۔ علماء سے ملا ہوں۔ مگر امام بخاریؒ جیسا جامع علم وفضل کسی کو نہیں پایا۔‘‘

ابوحاتم الرازی بیان کرتے ہیں کہ: ’’خراسان وعراق کی سرزمین نے امام بخاریؒ جیسی شخصیت آج تک پیدا نہیں کی۔‘‘

علامہ ابن حجر فرماتے ہیں: ’’اگر امام بخاری کچھ دن پہلے دنیا میں تشریف لائے ہوتے تو نہ صرف یہ کہ طبقہ اعلیٰ کے مشائخ کے معاصر بنتے بلکہ تابعین میں شمار کئے جاتے۔ مگر پھر بھی یزید ابن ہارون اور ابوداؤد طیالسی کا زمانہ پا ہی لیا۔‘‘

علامہ ابوسہل بیان فرماتے ہیں کہ میں تمام بلاد اسلامیہ میں گیا مگر ہر جگہ علماء وفضلاء کو امام بخاری کا مداح اور ان کی ملاقات کا مشتاق پایا۔ جب امام بخاریؒ کے علم کا تذکرہ آتا تو اچھے اچھے علماء امام بخاریؒ کو اپنے اوپر ترجیح دینے میں فخر محسوس کرتے تھے۔

غرض آپ کے معاصرین میں امام مسلم، امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حامد ابن اسماعیل نورث، علامہ ابوعمرو خفاف، عبداللہ ابن مبارک، حاکم اور ابواحمد رحمہم اللہ شامل ہیں۔ یہاں تک کہ آپ کے اساتذہ بھی آپ کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتے تھے۔ بعض اساتذہ تو یہاں تک فرماتے تھے کہ امام بخاریؒ محدثین میں ایسے ہیں جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ۔

دیگر تصانیف: امام بخاریؒ کی تالیفات میں اگرچہ بیس بائیس کتابوں کے نام پائے جاتے ہیں۔ مگر بخاریؒ کی جامعیت کے سامنے کوئی کتاب زیادہ چمک نہیں سکی۔ خود حضرت امام کو بھی بخاری پر ناز تھا اور وہ فرمایا کرتے تھے کہ خدا کے یہاں بخاریؒ کو میں نے نجات کا ذریعہ بنایا ہے۔ تاہم چندان کتابوں کے نام

تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن کا ذکر علامہ ابن حجر اور حاکم وغیرہ کے یہاں پایا جاتا ہے۔ قضایائے صحابہ وتابعین، تاریخ کبیر، الادب المفرد، رفع الیدین فی الصلوٰۃ، القرأۃ خلف الامام، برالوالدین، تاریخ اوسط، تاریخ صغیر، خلق العباد، الضعفاء، جامع الکبیر، المسند الکبیر، التقیہ الکبیر، کتاب الاشربہ، اسامی الصحابہ، کتاب الواحدان، کتاب المبسوط اور کتاب العلل وغیرہ۔

درس حدیث: بخاری شریف کی تالیف کے بعد امام صاحب کی شہرت نے عالم گیر صورت اختیار کرلی۔ ہر طرف سے شائقین علم حدیث آپ کی خدمت میں پہنچنے لگے۔ سب کی ایک ہی خواہش تھی کہ امام صاحب کی زبان مبارک سے حدیث رسول ﷺ کی سماعت کی سعادت حاصل کریں۔ آخر امام صاحب کو علماء وعوام کے ہجوم اور ان کے بے پناہ اصرار کے بعد مسند درس بچھانا ہی پڑی۔ بغداد سے بخارا تشریف لائے اور درس حدیث کا سلسلہ شروع کردیا۔ علامہ حریری کا بیان ہے کہ میرے پہنچنے تک ۹۰ ہزار شاگرد امام کی خدمت میں پہنچ چکے تھے۔ کافی عرصہ تک امام صاحب اپنے آبائی وطن میں درس حدیث دیتے رہے۔ مگر ایک ایسا بھی وقت آیا کہ آپ کو وطن چھوڑنا پڑا۔

چنانچہ مؤرخین کا بیان ہے کہ خالد ابن احمد حاکم بخارا نے ایک دن امام صاحب سے درخواست کی کہ میرے گھر آکر میرے بچوں کو حدیث وتاریخ پڑھا دیا کرو۔ امام صاحب جو اپنی مسند کو چھوڑنا اور خودداری کو ٹھیس لگانا پسند نہیں کرتے تھے، اس کی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے فرمایا۔ میری درسگاہ خاص وعام کے لئے کھلی ہوئی ہے۔ اپنے بچوں کو یہیں بھیج دیا کرو۔ کیونکہ یہ علم حدیث رسول ہے۔ میں اس کی اشاعت میں کسی تخصیص وامتیاز کو مناسب نہیں سمجھتا۔ حاکم بخارا کو امام کا یہ جواب برا معلوم ہوا اور اس نے چند پیشہ ور ملاؤں سے امام صاحب کے خلاف فتویٰ لے کر شہر چھوڑنے کا حکم دے دیا۔ امام صاحب نے بڑے صبر وسکون سے اس فیصلے کو سنا اور بخارا سے ترک سکونت کر کے نیشاپور چلے گئے۔ مگر وہاں بھی سکون سے نہیں بیٹھنے دیا۔ آخر آپ مجبور ہو کر نیشاپور سے سمرقند پہنچے اور شہر سے کچھ فاصلے پر اپنے ذاتی خرچ سے ایک درسگاہ تعمیر کرائی اور سلسلہ درس حدیث جاری کردیا۔

وفات: امام صاحب نے سمرقند سے دوکوس کے فاصلے پر مقام خرتنگ میں جو عالیشان درسگاہ اور مہمان سرا تعمیر کرائی تھی، آخر حیات تک وہیں مقیم رہے۔ اگرچہ یہاں بھی مخالفانہ سرگرمیاں جاری رہتی تھیں۔ مگر اب امام صاحب نے فیصلہ کرلیا تھا کہ اس کے بعد کوئی جگہ تبدیل نہیں کریں گے۔ چنانچہ مؤرخین کا کہنا ہے کہ ۱۶ برس تک تقریباً امام صاحب خرتنگ کی درسگاہ میں مشغول درس حدیث رہے۔ تمام اسلامی دنیا سے علماء، طلباء اور شائقین علم آپ کی خدمت میں آنے لگے۔ گویا شائقین علم حدیث کا ایک میلہ تھا جو امام صاحب

کی درسگاہ پر لگا رہتا تھا۔ بعض لوگوں کو امام کی یہ مقبولیت عامہ نہیں بھائی اور انہوں نے پھر ایک مرتبہ امام کے خلاف مخالفانہ سرگرمیاں شروع کر دیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایک دن امام صاحب نے نماز تہجد سے فارغ ہو کر بارگاہ الٰہی میں عرض کیا۔ الٰہ العالمین! تیری زمین میرے لئے تنگ کر دی گئی ہے اور اب میں اس تنگ زمین میں کسی طرح امن و عافیت نہیں دیکھتا ہوں۔ لہٰذا میری التجاء ہے کہ اب تو مجھے اس دنیائے فانی سے اپنی بارگاہ عالی میں بلا لے۔ رمضان کا آدھا مہینہ گزر چکا تھا۔ امام کی دعاء مقبول و مستجاب ہوئی اور آپ رمضان المبارک کے پورے تیس روزے رکھنے کے بعد شب عید الفطر کے آخری حصہ میں ۲۵۶ھ کو اپنے رب کے پاس تشریف لے گئے۔ امام بخاریؒ نے داعی اجل کو لبیک کہا، مگر بخاری آج بھی زندہ ہے۔

حضرت امام بخاریؒ کا مزار آپ کی اسی درسگاہ واقع خرتنگ میں مرجع خاص و عام ہے۔ آپ نے کوئی نرینہ اولاد نہیں چھوڑی۔ شاید اس لئے کہ آپ کی روحانی اولاد کا سلسلہ قیامت تک جاری رہنے والا تھا۔

اخلاق وعادات: مذاہب عالم میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو اپنے ماننے والوں کو سب سے پہلے اخلاق وعادات کے سوارنے اور زندگی کو حسن اخلاق کے تمام جوہروں سے آراستہ و پیراستہ کرنے کی ہدایت و تاکید کرتا ہے۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ اس اخلاقی تعلیم کے سب سے پہلے داعی، مبلغ اور معلم تھے۔ آپ کی ذات اسوۂ حسنہ اور پاکیزہ اخلاق وعادات کا جامع واکمل ترین نمونہ تھی۔ آپ کے بعد یہ اوصاف اہل بیت رسول ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جلوہ گر رہے اور پھر ان سے یہ دولت تابعین و تبع تابعین نے حاصل کی۔

حضرت امام بخاریؒ کو جس طرح احادیث رسول ﷺ سے والہانہ عشق تھا، اسی طرح ایک ایک فرمان رسول پر عمل کرنا آپ کی حیات طیبہ کا محبوب ترین مشغلہ تھا۔ علمی مشاغل کی کثرت کے باوجود عبادت کا یہ عالم تھا کہ معسم ابن سعد بیان فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کی آمد کا بڑی بے چینی سے انتظار کیا کرتے تھے۔ چاند نظر آتے ہی تراویح کا اہتمام شروع ہو جاتا تھا۔ رمضان المبارک میں روزہ اور تلاوت قرآن وحدیث محبوب مشغلہ تھا۔

تجارت: کاشت اور باغات کا سلسلہ آباء واجداد سے ورثہ میں ملا تھا۔ چنانچہ آپ نے اپنے شاگرد محمد ابن ابی حاتم سے فرمایا۔ میری آمدنی پانچ سو درہم ماہوار ہوتی ہے جو کچھ خرچ سے بچتا ہے خدمت علم میں خرچ کر دیتا ہوں۔

حضرت امام بخاریؒ کی ذات انتہائی خودداری، قناعت اور مساوات کی حامل تھی۔ فتنہ وفساد سے آپ کی طبیعت میں فطری اجتناب پایا جاتا تھا۔ حکومت اور کم فہم علماء کی طرف سے آپ کی جس قدر مخالفت کی

گئی آپ نہایت صبر وسکون سے برداشت کرتے رہے۔ اگر کبھی شاگردوں اور چاہنے والوں نے مخالفین کا جواب بھی دینا چاہا تو آپ نے ان کو بھی صبر ہی کی تلقین فرمائی۔

امام صاحب کے مزاج میں بے حد انکسار پایا جاتا تھا۔ اپنے کام اپنے ہاتھ سے انجام دینے میں اور دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرنے میں آپ بڑی مسرت محسوس فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ جب کہ درسگاہ اور مہمان سرا تعمیر کرا رہے تھے، تو اکثر آپ کو دیکھا گیا کہ مزدوروں کے ساتھ خود بھی اینٹیں اٹھا اٹھا کر معماروں کو دے رہے ہیں۔ ایک شاگرد نے عرض کیا کہ حضرت آپ اس زحمت کو کیوں برداشت کر رہے ہیں؟ فرمایا: اس میں میرا بہت فائدہ ہے۔

تالیف بخاری کے زمانہ میں امام صاحب کو پتہ چلا کہ ایک صاحب علاقہ شام کے ایک گاؤں میں رہتے ہیں اور ان کو چند احادیث معلوم ہیں۔ امام بخاریؒ حسب عادت کئی منزلیں سفر کی طے کرتے ہوئے ان کے گھر پہنچے۔ معلوم ہوا کہ وہ بزرگ اپنے باغ میں ہیں۔ امام صاحب باغ میں پہنچے اور دیکھا کہ وہ اپنے گھوڑے کو خالی برتن دکھا کر اپنے پاس بلا رہے ہیں۔ امام صاحب اس کیفیت کو دیکھ کر بغیر کچھ کہے ہوئے واپس آنے لگے تو انہوں نے آنے اور لوٹنے کی وجہ پوچھی؟ آپ نے فرمایا۔ حدیث لینے آیا تھا مگر یہ دیکھ کر کہ آپ گھوڑے کو خالی برتن دکھا کر دھوکہ دے رہے ہیں۔ دل نہیں چاہتا کہ آپ سے کوئی روایت حاصل کی جائے۔

مولانا فیض نذیر چنیوٹیؒ کا وصال

مدرسہ فیض العلوم چنیوٹ کے بانی مہتمم حضرت مولانا نذیر احمد مرحوم کے صاحبزادے اور جانشین مولانا فیض نذیر مرحوم ۱۰ ستمبر ۲۰۲۴ء کو اسلام آباد میں انتقال فرما گئے۔ حق تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ آمین! مولانا فیض نذیر فاضل نوجوان عالم دین تھے۔ قدرت حق نے ہنس مکھ مزاج ان کو ودیعت فرمایا تھا۔ جامعہ امدادیہ اسلامیہ فیصل آباد کے فارغ التحصیل تھے۔ اپنے والد گرامی کے بعد مدرسہ فیض العلوم چنیوٹ کے مہتمم تھے۔ حق تعالیٰ نے دنیاوی مال ومنال سے بھی ممنون فرمایا تھا۔ اپنے کاروبار اور کاشتکاری کے علاوہ والد صاحب کی جگہ جامع مسجد سرگودھا روڈ چنیوٹ کی خطابت اور مدرسہ کے اہتمام کو سینہ سے لگائے رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی کہ انہوں نے اپنے صاحبزادہ محمد مجاہد کو عالم دین بنایا۔ اب وہ اپنے دادا مولانا نذیر احمدؒ، اپنے والد مولانا فیض نذیرؒ کی روایات کے امین مقرر ہوئے ہیں۔ حق تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ (ادارہ)

ناصبیت اور خارجیت؟

حضرت مولانا محمد نافعؒ

ادارہ!

نامور عالم دین معروف محقق ومصنف حضرت مولانا محمد نافعؒ کی مکاتیب نافع کے نام پر تین جلدوں میں کتاب شائع ہوئی ہے۔ اس کی پہلی جلد کے ص ۳۱۰ پر آپ کا مولانا مفتی شیر محمد علوی صاحب کے نام سے ذیل کا اقتباس قارئین لولاک کے ذوق مطالعہ کے لئے پیش خدمت ہے۔ اس میں حضرت مولانا محمد نافع صاحبؒ نے کراچی کے محمود عباسی اور اس کے پیروکاروں، ہم عقیدہ اس کے نظریات کا پرچار کرنے والوں، اس کی کتابوں کے بروکروں کو ''خارجی'' کی بجائے ناصبی قرار دیا ہے۔ اور ''ناصبی'' کی تعریف یہ کی کہ جو سیدنا علی المرتضیٰؓ اور آپ کی اولاد کی اہانت کرتا ہو۔ مثلاً کوئی بدنصیب یہ کہے کہ سیدنا امیر معاویہؓ جو وظائف دیتے تھے کیا اسلامی خزانہ ان کے باپ کی جائیداد تھی۔ تو اس معترض کو جواب دینے یا سیدنا امیر معاویہؓ سے طعن کو دور کرنے کی بجائے کوئی بدنصیب اسے جواب میں کہے کہ سیدنا حسنؓ وسیدنا حسینؓ حضرت سیدنا معاویہؓ سے وظائف لیتے تھے تو کیا یہ اسلامی خزانہ ان کے باپ (سیدنا علیؓ) کا تھا۔ تو جواب میں سیدنا علی المرتضیٰؓ اور حضرات حسنینؓ پر طعن وطنز کرنے والا ''ناصبی'' ہوگا۔ (اعاذنا اللہ)

جس طرح سیدنا معاویہؓ پر طنز کرنے والا بدنصیب ''خارجی'' ہوگا اسی طرح حضرات حسنین کریمینؓ اور سیدنا علی المرتضیٰؓ شیرِ خدا پر طنز کرنے والا بدنصیب ''ناصبی'' ہوگا۔ ذیل میں مولانا محمد نافعؒ کا حوالہ ملاحظہ ہو:

''ایک گزارش یہ ہے کہ تحریک اہل السنۃ (خدام اہل سنت) یا سنی دارالاشاعت (مولانا مفتی شیر محمد علوی کا قائم کردہ ادارہ) رسائل میں عباسی پارٹی کے ہم خیال لوگوں کو آپ حضرات عموماً ''خارجی فتنہ'' سے تعبیر کررہے ہیں۔ ایک آدھ جگہ نواصب کا لفظ پایا گیا ہے۔ یہ درست نہیں ہے بلکہ یہ لوگ خالص ''ناصبی'' لقب کے مستحق ہیں۔ اصطلاحاً ناصبی اس کو کہا جاتا ہے جو حضرت علیؓ اور ان کی اولاد سے منحرف ہو اور ان کو برا جانتا ہو اور شیخین اور حضرت عثمانؓ وغیرہم کو اچھا جانتا ہو۔ اسی طرح امیر معاویہؓ کو بھی بہتر جانتا ہو۔ اور ''خارجی'' اس کو کہتے ہیں جو شیخین کو اچھا جانتا ہے مگر حضرت عثمانؓ اور امیر معاویہؓ کو برا جانتا ہو۔ آج کل مذکورہ کراچی والی (محمود عباسی کی) پارٹی حضرت عثمانؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کو اچھا جانتی ہے لیکن حضرت علیؓ اور ان کی اولاد سے بغض رکھتی ہے۔ لہٰذا ان کو ناصبی کہا جائے گا۔ خارجی کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ اس اصطلاح کا صحیح استعمال کرنا چاہئے۔'' (مکاتیب نافع ج۱ ص ۳۱۰، ۳۱۱)

شیخ الحدیث حضرت مولانا عطاء الرحمٰن بہاول پوری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا اللہ وسایا

۱۰؍جنوری ۲۰۲۵ء کو حضرت مولانا عطاء الرحمٰن بہاول پور میں دل کے عارضہ سے انتقال فرمائے آخرت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! یادگار اسلاف حضرت مولانا محمد شریف بہاول پوری کو ۱۹۴۷ء میں قدرت حق تعالیٰ نے صاحبزادہ عنایت کیا جس کا نام عطاء الرحمٰن رکھا گیا۔

عرب کے جرنیل محمد بن قاسم سرزمین عرب سے بسلسلہ جہاد ملتان تشریف لائے۔ حق تعالیٰ نے ملتان کو ان کے ہاتھوں اسلامی سلطنت کا شرف نصیب کیا۔ تب آپ کے ساتھ ۱۲ ہزار کی فوج میں ۶ ہزار فوجی عرب کے قبیلہ بنوتمیم میں سے تھے۔ (خلیفہ اوّل سیدنا صدیق اکبر بھی تمیمی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے) ملتان کی فتح کے بعد حضرت محمد بن قاسم تو واپس حجاز مقدس چلے گئے۔ مگر پوری فوج اسی خطہ میں رہی۔ یہی بنوتمیم اس خطہ میں آگے چل کر تھہیم کہلائے۔ مولانا محمد شریف بہاول پوری تھہیم برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ کوٹلہ چاکر نزد لودھراں میں ان کی رہائش تھی۔ جامعہ امینیہ دہلی کے فارغ التحصیل تھے۔ سرائیکی زبان کی خطابت میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کہلانے کے مستحق تھے۔ مجلس احرار اسلام کے رہنماء تھے۔ ملک کی آزادی کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔

جنوری ۱۹۴۹ء میں حضرت امیر شریعت اور ان کے جن گرامی قدر رفقاء نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد رکھی، ان میں مولانا محمد شریف بہاول پوری بھی شامل تھے۔ جو بعد میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ کے سربراہ مقرر ہوئے۔ مولانا محمد شریف بہاول پوری کے صاحبزادہ عطاء الرحمٰن نے جامعہ سراج العلوم لودھراں، دارالعلوم کبیر والا میں دینی تعلیم حاصل کی۔ کبیر والا سے ہی ۱۹۶۵ء میں دورۂ حدیث شریف کیا۔ پھر والد گرامی مولانا محمد شریف بہاول پوری کی خواہش پر خیر العلماء والصلحاء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ جامعہ خیر المدارس سے دوسری مرتبہ دورۂ حدیث شریف پڑھا۔ بہاول پور دارالعلوم مدنیہ ماڈل ٹاؤن کے ناظم اعلیٰ آپ کے چچازاد بھائی اور برادر نسبتی مولانا غلام مصطفیٰ بہاول پوری مرحوم تھے۔ ۱۹۶۶ء میں وہ مولانا عطاء الرحمٰن کو بہاول پور دارالعلوم مدنیہ میں کتب کے ابتدائی درجہ میں بطور استاذ کھینچ لائے۔

مولانا عطاء الرحمٰن نے حضرت مولانا عبدالخالق، مولانا منظور الحق، مولانا ظہور الحق، مولانا علی محمد، مولانا عبدالمجید لدھیانوی، مولانا صوفی محمد سرور، حضرت مولانا خیر محمد جالندھری، حضرت مولانا محمد شریف

کشمیری، مولانا مفتی محمد عبداللہ ڈیروی، مولانا منظور احمد نعمانی، مولانا حبیب اللہ گمانوی (مدرسہ انوریہ طاہروالی) اور شیخ طریقت مولانا محمد عبداللہ بہلوی شجاع آبادی سے کسب فیض کیا تھا اور یہ تمام حضرات اپنے زمانہ کے نامور اکابر علماء اور یادگار علمی شخصیات تھیں۔ ان کی صحبت سے مولانا عطاء الرحمٰن نے علم دین حاصل کیا تھا۔ دارالعلوم مدنیہ میں آپ نے پڑھانا کیا شروع کیا کہ کریما و نام حق سے بخاری شریف تک پورا درس نظامی بار بار پڑھا ڈالا۔ استاذ سے ناظم تعلیمات، شیخ الحدیث اور اہتمام کے مناصب کو عزت بخشی۔

آپ تمام معقولی و منقولی علوم کے ماہر فن استاذ تھے۔ آپ کی پڑھائی اور طلباء پر شفقت کا یہ عالم تھا کہ ہر طالب علم آپ کو اپنے باپ جیسا شفیق سمجھتا تھا۔ اس سے آپ کی ہر دلعزیزی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ آپ کی امانت وریاضت کفایت شعاری اپنی مثال آپ تھی۔ مدرسہ کے معاونین واساتذہ اور طلباء آپ کی ان خوبیوں کے باعث آپ پر جان چھڑکتے تھے۔ آپ کی سادگی سیدنا ابوذر غفاریؓ کی سادگی کا پرتو لئے ہوئے تھی جو اپنی مثال آپ تھی۔ آپ کے زمانہ اہتمام میں دارالعلوم مدنیہ نے تعلیم و تعمیرات کے میدان میں وہ حیران کن مراحل مختصر مدت میں طے کئے جو جامعہ کی تاریخ کا سنہری باب ہیں۔

جامعہ کی ایک ایک اینٹ، جامعہ کے اساتذہ کے اسباق کا ایک ایک ورق اور طلباء کرام کے جامعہ میں ہر ہر قدم ہی نہیں بلکہ ہر ہر سانس پر ان کی نظر شفقت تھی۔ آپ کی انہی خوبیوں نے جامعہ کو تعلیم و تعمیر اور تربیت کے حوالہ سے ملک کا ایک نامور ادارہ بنادیا تھا۔ آپ کو قدرت نے خوبیوں کا پیکر بنایا تھا۔ آپ کی زندگی سراپا نیکی اور خیر و برکت تھی۔ ان کا وجود اہل دین کے لئے انعام الٰہی تھا۔ آپ ان لوگوں میں سے تھے جو دنیا میں جنت کمانے کے لئے آتے ہیں۔ وہ اس دور کے انسان تھے لیکن ان کی خوبیاں اسلاف کی یادوں کی برأت تھیں۔ آپ تمام دینی جماعتوں بلکہ دین کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والوں کے غائبانہ دعاگو اور قدردان تھے۔ بہاولپور میں ان کا وجود اکابر کا بدل تھا اور خود بھی ان کی روایات کے امین تھے۔

عالم باعمل، کامیاب مدرس، بہترین شفیق استاذ، صاحب وصائب الرائے، بیدار مغز، معاملہ فہم و صلح وآشتی کے خوگر، خلق خدا کے لئے سراپا مہربان، حق وانصاف کے علمبردار، سچ وعدل کے پیکر تھے۔ وہ اس دنیا میں رہے لیکن اپنے دامن کو دنیا کی آلودگی سے ایسا بچا کر رکھا کہ ’’کن فی الدین کانّك غریب اوعابر السبیل‘‘ کا مصداق نظر آتے تھے۔

اس وقت وہ مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے امیر بھی تھے۔ دل کی تکلیف بہانہ بنی۔ انہوں نے دامن جھاڑا، قدم اٹھایا اور دوسرے جہان میں جارکھا۔ جس نے ان کی وفات کا سنا سراپا حیرت ہوگیا۔ جمعرات کو اپنے جامعہ کی ختم بخاری کی تقریب میں عصر سے قبل آخری سبق پڑھایا۔ رات جیسے کیسے کاٹی جمعہ

فجر کے وقت رب کریم کی رحمتوں کے جلو میں چلے گئے۔عشاء کے بعد جنازہ آپ کے برادر گرامی قدر مولانا ابوبکر سعید الرحمٰن رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کی اقتداء میں پڑھایا گیا۔اپنے والد گرامی کے پہلو میں محو استراحت ہوئے۔دارالعلوم مدنیہ بہاولپور کے مہتمم آپ کے تربیت یافتہ مولانا محمد صہیب مقرر ہوگئے۔اللہ تعالیٰ سب کے کاموں میں برکت نصیب فرمائے۔آمین!

استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالستار رحمۃ اللہ علیہ کبیروالا

مولانا مفتی عبدالستار صاحبؒ ۱۴ جنوری ۲۰۲۵ء کو انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! آپ دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا کے بہت پرانے استاذ تھے۔مولانا منظور الحق، مولانا ظہور الحق، مولانا صوفی علی محمد، مولانا عبدالمجید لدھیانوی، مولانا عبدالحئی، مولانا بہاؤالحق ایسے اساتذہ سے شرف تلمذ اختیار کرکے ۱۹۶۸ء میں کبیروالا سے ہی سند فراغت حاصل کی اور پھر قریباً نصف صدی سے یہاں آپ نے مسند تدریس کو رونق بخشی۔ایک طویل عرصہ سے بخاری شریف جلد ثانی آپ کے زیر درس رہی۔سینکڑوں آپ کے شاگرد ہوں گے۔آپ اس وقت دارالعلوم میں باباجی کے نام سے یاد کئے جاتے تھے۔بہت ہی درویش اور صوفی منش انسان تھے۔سادگی اور علمی وقار میں بزرگوں کی روایات کے حامل تھے۔قدرت حق نے آپ کو بہت ہی خوبیوں کا مرقع بنایا تھا۔سوگواران میں ہزاروں علماء وطلباء سمیت پانچ بیٹے علماء وقراء چھوڑے۔حق تعالیٰ آپ کی بغیر حساب وکتاب کامل مغفرت فرماکر جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔جملہ پسماندگان کو حق تعالیٰ صبر جمیل کی نعمت سے سرفراز فرمائیں۔آمین!

حضرت مولانا اللہ بخش ملکانوی رحمۃ اللہ علیہ کوٹ ادو

شیخ الحدیث مولانا اللہ بخش صاحب ملکانوی ۱۴رجنوری ۲۰۲۵ءکو لودھراں میں وصال فرمائے آخرت ہوئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون!کوٹ اڈو کے علاقہ بستی ملکانہ نزد تونسہ بیراج کے ایک طالب علم جن کا نام اللہ بخش تھا، مڈل کی تعلیم اپنے علاقہ میں مکمل کرنے کے بعد نعت خوانی کے شوق میں گھر سے سفر کا آغاز کیا جو قدرت کے کرم سے دینی تعلیم کے حصول کا ذریعہ بنا۔دارالعلوم کبیروالا، جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں پڑھتے رہے۔۱۹۶۹ء میں جامعہ رشیدیہ سے دورۂ حدیث کیا اور یہ اس جامعہ کے دورۂ حدیث کا پہلا سال تھا۔تخصص کے لئے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی سفارش وترغیب پر جامعۃ العلوم الاسلامیہ علاّمہ بنوری ٹاؤن کراچی میں داخلہ لیا۔پاکستان کے مفتی اعظم مفتی ولی حسن ٹونکی کی زیرنگرانی، شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوری کی زیرسرپرستی تخصص فی الفقہ مکمل کیا۔آپ نے جامعہ کی طرف سے تفویض کردہ تخصص کا مقالہ

’’فقہ السند‘‘ یعنی فقہائے سندھ اور ان کی فقہی خدمات لکھا جسے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی نے اپنی نگرانی نومبر ۲۰۱۱ء میں القاسم اکیڈمی خالق آباد نوشہرہ کے پی کے سے شائع کیا جس کے عنوانات کی فہرست بتیس صفحات پر مشتمل ہے۔ سندھ باب الاسلام ہے۔ جرنیل اسلام محمد بن قاسم کے ورود سندھ سے لے کر اپنے زمانہ تک مؤلف مقالہ مولانا اللہ بخش صاحب ایاز ملکانوی نے تاریخ سندھ کا کوئی گوشہ اور کوئی قابل ذکر واقعہ نہیں چھوڑا۔ سب پر آپ نے گرانقدر معلوماتی خزانہ میں جستہ جستہ قلم اٹھایا۔ فقہ اور فقہی کتب وفقہائے سندھ پر توانسائیکلو پیڈیا مرتب کر دیا۔ مختصر مگر جامع سوا تین سو صفحات کے مقالہ میں مؤلف نے اتنی بڑی علمی خدمت سرانجام دی جو آپ کی علمی استعداد، محنت اور بھرپور جدوجہد کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ مولانا عبدالمجید لدھیانوی آپ کے استاذ تھے۔ ان کے حکم پر آپ جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا میں پڑھانے کے لئے تشریف لائے۔ معقول ومنقول کے اتنے بہترین مدرس ثابت ہوئے کہ پورے جامعہ میں آپ کے علم وفضل، درس وتدریس اور شاگردوں میں مقبولیت کی دھاک بیٹھ گئی۔

جامعہ سراج العلوم عیدگاہ لودھراں کے مہتمم حضرت مولانا محمد میاں صاحب آپ کو یہاں کھینچ لائے۔ آپ جامعہ سراج العلوم کے صدر المدرسین مقرر ہوئے۔ جامعہ کے در و دیوار طلباء کی کثرت وہجوم سے شگفتہ رو ہو گئے۔ آپ نے سالہا سال تک یہاں کی مسند درس وتدریس کو وہ رعنائی بخشی کہ ایک دھوم مچ گئی۔ جامعہ سراج العلوم میں موقوف علیہ کے طلباء کی اتنی بڑی جماعت فارغ ہوتی کہ بڑی آسانی کے ساتھ سراج العلوم میں دورۂ حدیث شروع کیا جاسکتا تھا۔ مگر آپ نے اہل جامعہ پر واضح کیا کہ لودھراں کے قریب میں کہروڑ پکا میرے استاذ ومربی حضرت مولانا عبدالمجید صاحب کے ہاں دورۂ حدیث شریف ہوتا ہے۔ ان کے ہوتے ہوئے یہاں لودھراں میں دورۂ حدیث شریف شروع نہیں کراسکتا۔ چنانچہ حضرت لدھیانوی کے وصال کے بعد سراج العلوم میں آپ نے دورۂ شریف کا آغاز کرایا جو کامیابی سے اب بھی چل رہا ہے۔ (اسی طرح کی ایک روایت جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے حضرت مولانا محمد عبداللہ رائے پوری کی بھی ہے کہ خیرالمدارس ملتان میں حضرت مولانا خیر محمد جالندھری کی حیات تک انہوں نے جامعہ رشیدیہ میں دورۂ حدیث شریف شروع نہیں کیا کہ میرے استاذ کے ہوتے ہوئے یہاں دورہ کی ضرورت نہیں۔ مولانا خیر محمد جالندھری کے وصال کے بعد جامعہ رشیدیہ میں دورۂ حدیث کا آغاز ہوا)

بڑھاپے کے دور میں مولانا اللہ بخش کو لودھراں سے آپ کے شاگرد مولانا حفیظ الرحمن مہتمم جامعہ علی المرتضیٰ دنیاپور میں لے آئے۔ آپ نے اپنے استاذ کی خدمت واحترام کی ایک مثال قائم کر دی۔ لیکن مولانا اللہ بخش ایاز ملکانوی کا بڑھاپا زور پکڑتا گیا۔ شوگر ودیگر عوارض حاوی ہوتے گئے تو اس دوران آپ کے

صاحبزادگان آپ کو اپنے گھر لودھراں لے آئے۔ کچھ عرصہ زیر علاج رہے۔ آرام اور تمام سہولتوں کے باوجود مرض نے شدت اختیار کی۔ آخر زندگی ہار گئی اور آپ ۱۴؍جنوری ۲۰۲۵ء کی صبح نور کے تڑکے حق تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔ جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے شیخ الحدیث وکیل احناف وفدائے اہل بیت عظامؓ وصحابہ کرامؓ حضرت مولانا منیر احمد منور مدظلہ نے آپ کی نماز جنازہ لودھراں میں پڑھائی۔ آپ کے جسد خاکی کو کوٹ اڈّو کے علاقہ میں لایا گیا۔ جہاں ورثاء نے دوسرا جنازہ پڑھا اور رحمت پروردگار کے سپرد کر دیئے گئے۔ حق تعالیٰ کی رحمت ہمیشہ ان کی تربت کو شرابور رکھے اور انہیں جنت میں اعلیٰ مقام نصیب ہو۔ آمین!

محافظین ختم نبوت کے لئے ایمان افروز تحریر

حضرت مولانا مفتی ولی رازی عثمانی لکھتے ہیں: ’’مفتی صاحب فرماتے ہیں: ’’ایک روز اچانک میرے پاس ایک فون آیا کہ تبلیغی جماعت کے ایک ثقہ شخص مجھے کوئی خوشخبری دینا چاہتے ہیں۔ راقم نے خود ان کو فون کیا تو انہوں نے اپنا تعارف کرایا اور وہ اس وقت دعوت تبلیغ کے لئے اسٹیل ٹاؤن میں مصروف تھے۔ ان کا نام سید عامر ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا ان پر ایک خصوصی فضل یہ ہے کہ انہیں اکثر خاتم النّبیین ﷺ کی خواب میں زیارت ہوتی رہتی ہے۔ انہوں نے اپنا ایک خواب بیان کیا کہ ایک بڑا مجمع ہے۔ اس مجمع میں راقم کے والد ماجد حضرت مفتی محمد شفیع بھی موجود ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی آمد کا انتظار ہے۔ آپ ﷺ ایک جماعت کے ساتھ تشریف لائے اور صاحب خواب سے مصافحہ فرمایا۔ پھر ان سے مخاطب ہوکر مؤلف کا نام لے کر ایک ’’خوشی کا پیغام‘‘ عطا فرمایا (فداہ ابی و امی) پھر آپ ﷺ تشریف لے گئے۔ (غالباً والد صاحب سے بھی مصافحہ فرمایا) پھر والد صاحبؒ نے صاحب خواب سے مخاطب ہوکر فرمایا: ’’ولی رازی کو میرا بھی سلام کہنا اور پھر فرمایا کہ ولی رازی سے کہیں کہ وہ ’’فتنہ قادیانیت‘‘ پر کچھ لکھیں۔ یہ ان کے لئے صدقہ جاریہ بھی ہوگا اور رسول اللہ ﷺ کی شفاعت بھی نصیب ہوگی۔‘‘ اس خواب کو سن کر قلب کی عجیب کیفیت ہوئی۔ حیرت اور خوشی کی ایک بے نام سی کیفیت کئی روز تک غالب رہی۔ اسی وقت قلب میں یہ داعیہ قوت کے ساتھ پیدا ہوا کہ اگرچہ ختم نبوت پر اس حقیر کا کچھ لکھنا میرا نہ منصب ہے اور نہ علمی صلاحیت۔ لیکن جس طرح بھی ہو اس حکم کی تعمیل ہونی چاہئے۔ حیرت اس بات پر تھی کہ کہاں یہ حقیر اور کہاں لسان مبارک ﷺ کا وہ پیغام۔‘‘ (ختم نبوت حقائق کے آئینہ میں)

قارئین کرام اس تحریر کو لکھتے ہوئے یہ عزم کرتا ہوں اور آپ پڑھتے ہوئے یہ عزم کیجئے کہ زندگی کے آخری سانس تک آپ ﷺ کی عزت وناموس کا تحفظ کرتے رہیں گے، ان شاءاللہ! (مرسلہ: مولانا محمد رضوان قاسمی)

حدیث مجددیت اور مرزا قادیانی کے دعویٰ مجددیت کا تحقیقی جائزہ

مولانا محمد وسیم اسلم

نحمدہ و نصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم اما بعد! فقد قال النبی ﷺ: ’’ان اللہ یبعث لھذہ الأمۃ علی رأس کل مئۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا‘‘ (ابوداؤد)

ترجمہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سرے پر ایسے بندے بھیجتا رہے گا جو اس کے لئے دین کی تجدید کریں گے۔

حضور نبی کریم ﷺ خاتم النّبیین ہیں، آپ ﷺ کے بعد نبوت کسی کو نہیں ملے گی۔ اس لئے شریعت محمدیہ کی حفاظت و اشاعت کی خدمت ختم نبوت کے صدقے علمائے ربانیین اور مجددین ملت کو عطا ہوئی۔

’’مجدد‘‘ ایک اسلامی اصطلاح ہے، مجدد سے مراد وہ خاص شخص ہے جو دین اسلام کے متزلزل ہونے کے وقت اپنے علمی وفکری کارناموں سے دین اسلام کو تازگی عطا کرتا ہے، اور سنت رسول ﷺ کے مقابلہ میں بدعات ورسوم کی ترویج کے وقت احیاء دین کے ساتھ سنت کو زندہ کرتا ہے۔

معیار مجددیت

اگر تجدید کا فریضہ کوئی ایسی ہستی سرانجام دے جس کو وحی کی رہنمائی اور معجزہ کی تائید حاصل ہو تو اس کو نبی یا رسول کہتے ہیں، جبکہ یہی فریضہ اگر کسی امتی کے ہاتھوں انجام پائے تو علم وفضل میں اعلیٰ مقام اور علوم ظاہریہ و باطنیہ میں یکتائے روزگار ہوتا ہے اور حامیٔ سنت و قاطع بدعت ہوتا ہے۔ گویا وہ ایک نابغہ عصر ہوتا ہے جس کو فراست میں حصہ وافر ملا ہوتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اس کو کرامت کی تائید بھی حاصل ہوتی ہے۔

نبی اور مجدد کے کام کی یکسانیت کے باوجود ان کے مقام ومراتب میں زمین وآسمان کا فرق ہوتا ہے، نبی کی نبوت منصوص من اللہ ہوتی ہے، نبی وحی کی ہمہ وقت رہنمائی میں کام کرتا ہے، نبی اپنی نبوت کا اعلان کرنے کا پابند ہوتا ہے، اس سلسلے میں وہ کسی شخص کی تائید وحمایت کا محتاج نہیں ہوتا۔ جبکہ مجدد کو اپنی صداقت کا ثبوت اپنے عزم واستقلال اور کام کی انجام دہی سے دینا ہوتا ہے۔ مجدد کے لئے اپنی مجددیت کا اعلان کرنا لازم نہیں ہوتا بلکہ اس کے ہم عصر علما وصوفیا اس کے علم وفضل اور تجدیدی کام کو دیکھ کر اس کے مجدد ہونے کا حکم لگا سکتے ہیں۔ جس طرح خلفائے راشدین کو مقام نیابت حاصل تھا اور ان حضرات کو حضور خاتم النّبیین ﷺ کا ظاہری و باطنی فیض حاصل تھا اور وہ ان فیوضات کو تقسیم کرنے والے تھے۔ جنہوں نے اسلامی نظام کے قیام

کے ساتھ ساتھ روحانی فیضان سے بھی تشنگان حقیقت کو فیض یاب کیا۔ اسی طرح مجدد بھی نبی کا نائب ہوتا ہے اور اس کو حسب فرق مراتب اولوالامر کا مرتبہ و مقام حاصل ہوتا ہے۔

حدیث مجددیت

مذکورہ حدیث میں ''من یجدد'' سے مراد وہ جماعت ہے جو اہل افراط و تفریط کی تحریفات، اہل ہویٰ کی تراشی ہوئی بدعات اور جاہل اہل باطل کی تاویلات سے دین کو محفوظ رکھیں گے، اور اس کو اس کی بالکل اصلی شکل میں امت کے سامنے پیش کرتے رہیں گے، اور اس میں نئی روح پھونکتے رہیں گے، اسی کام کا اصطلاحی عنوان تجدید دین ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے جن بندوں سے یہ کام لے وہی مجددین ہوتے ہیں، البتہ کسی فرد واحد کو ہم اپنے طور پر مجدد نہیں کہہ سکتے۔ علماء نے اپنے ظن و تخمین سے جن بعض علماء کو محقق دیکھا انہی کو مجدد ٹھہرا دیا۔ اس بات میں اختلاف ہے کہ ایک صدی میں ایک ہی مجدد ہوگا یا ایک سے زیادہ بھی ہوسکتے ہیں؟ اکثر حضرات کی رائے یہ ہے کہ ایک صدی میں ایک مجدد ہونا ضروری نہیں ہے۔

حضرت ملا علی قاریؒ حدیث تجدید کی شرح کرتے ہوئے مجدد کی صفت بیان کرتے ہیں کہ ''آی يُبَيِّنُ السُّنَّةَ مِنَ الْبِدعَةِ وَ يُكَثِّرُ الْعِلْمَ وَ يُعِزُّ أَهْلَه و يقمع البدعة ويكسر أهلها مجدد سنت کو بدعت سے ممتاز کرے گا۔ علم کو کثرت سے شائع کرے گا اور اہل علم کی عزت بڑھائے گا، بدعت کا قلع قمع کرے گا اور اہل بدعت کا زور توڑ دے گا۔ مولانا عبدالحئیؒ نے مجموعۃ الفتاوی میں فرمایا: ''کہ مجدد کی علامات و شرائط یہ ہیں کہ وہ علوم ظاہری و باطنی کا عالم ہوگا۔ اس کی تدریس و تالیف اور وعظ و نصیحت سے عام نفع ہوگا۔ وہ سنتوں کو زندہ کرنے اور بدعتوں کے مٹانے میں سرگرم ہوگا۔''

یہی وجہ ہے کہ بہت سے مجددین حضرات کی تجدیدی کوششوں کو ان کی زندگی میں معلوم نہ کیا جاسکا بلکہ بعد میں آنے والے علمانے ان کے مجدد ہونے کی تصدیق کی۔ دین میں بدعات کو ختم کرکے روشن سنت کو تازہ کر دینے کا نام تجدید ہے اور اس کام کو سرانجام دینے والی ہستی کو مجدد کہتے ہیں، جو باالفاظ حدیثِ رسول ﷺ، اللہ کی طرف سے مبعوث کیا جاتا ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ کوئی شخص اپنی ذاتی کوششوں یا اپنی جماعت کے پروپیگنڈے کے زور پر مجدد کے مرتبہ پر فائز نہیں ہوسکتا، یہاں تک کہ وہ علم و فضل، فقاہت، علم اور کشف و کرامت میں اعلیٰ مقام کیوں نہ رکھتا ہو، مجدد کے فرائض میں سے ہے کہ وہ کتاب و سنت کے مطابق ان اعمال کو زندہ کرے جو متروک ہوچکے ہوں، افراط و تفریط، تحریفات و تاویلات اور بدعات سے دین کو پاک کرے، حق و باطل میں تمیز کرا کے دین

کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور کے مطابق بنائے، اس کے ساتھ ساتھ اپنے روحانی فیضان سے لوگوں کو مستفیض کرے۔

مجدد جہاں نظام اسلامی کو قائم کرنے کی کوششیں کرتا ہے اور اس بگاڑ کو ختم کرنے میں اپنی صلاحیتیں صرف کرتا ہے جو زمانہ گزرنے کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے وہ باطنی فیض کو بھی تقسیم کرتا ہے اور اپنے وقت کے غوث واقطاب، اوتاد وابدال اور اولیائے کاملین اس سے روحانی فیض حاصل کرتے ہیں۔ بلکہ ان اولیاء کو جو مقام ومرتبہ ملتا ہے اس کے وسیلے سے ملتا ہے۔ مجدد چونکہ نظام اسلامی کو قائم کرنے میں کوشاں ہوتا ہے لہٰذا وہ اس سلسلے میں حائل ہونے والی طاغوتی اور باطل قوتوں کے خلاف نبرد آزما ہوتا ہے۔ وہ ان رکاوٹوں کو خاطر میں لائے بغیر اپنے مقصد کے حصول کے لئے سرگرم عمل ہوتا ہے۔ بالآخر وہ نظام اسلامی کو تمام بدعات وخرافات سے پاک کر کے اصل حالت میں لانے میں کامیاب ہو جاتا ہے، وہ اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا، مجدد کی زندگی سمجھنے کے لئے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ، ائمہ اربعہؒ اور امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کے حالات زندگی اور سیرت وسوانح کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔

مجددیت کی آڑ میں دعویٰ نبوت کا حکم

مجددیت اور نبوت دونوں اسلام میں انتہائی اہم مقام رکھتے ہیں، لیکن ان دونوں کے درمیان ایک واضح فرق ہے۔ نبوت ایک الٰہی منصب ہے جسے صرف اللہ تعالیٰ ہی کسی بندے کو عطا کرتا ہے۔ نبی اللہ تعالیٰ کا پیغام بر ہوتا ہے، جو انسانیت کی ہدایت کے لئے آسمانی کتابیں یا صحائف لاتا ہے۔ جبکہ مجدد، دین کو اس کی خالص صورت میں لوٹانے کی کوشش کرتا ہے۔ مجدد نبی کا نائب ہوتا ہے اور وہ حضور ﷺ کی اتباع سے ہم عصر میں سب سے زیادہ آگے بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ وہ قرآن وسنت کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہے اور اس پر عمل پیرا ہوتا ہے، لیکن اسے نبوت سے قطعاً نہیں ملایا جا سکتا۔ مجددیت کی آڑ میں نبوت کا دعویٰ کرنے کا مطلب ہے کہ کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کا نبی قرار دے دے، حالانکہ اس کے پاس کوئی الٰہی شریعت یا معجزہ نہیں ہے۔ یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے اور اسلام میں اسے کفر قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ اسلام میں نبوت کا دعویٰ کرنا سراسر کفر ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی نبوت پر ایمان لانا چھوڑ دیا ہے۔ قرآن وسنت میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ جو شخص نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے گا، وہ مفتری علی اللہ، کذاب اور دجال ہوگا۔ اسلام میں جھوٹے نبیوں کے خلاف جہاد کرنے کو روا رکھا گیا اور انہیں صفحہ ہستی سے مٹایا گیا۔ لیکن قتل وقتال اور انہیں صفحہ ہستی سے مٹانا یہ ریاستوں کا کام ہے، فرد واحد کو اسلامی ریاست کے بنائے گئے قانون پر عمل پیرا ہونے کا حکم ہے۔

یاد رہے کہ نبی کا منکر خارج از اسلام ہوتا ہے اور آخرت کی نجات و انعامات سے محروم کر دیا جاتا ہے جبکہ مجدد کا منکر اسلام سے خارج نہیں ہوتا لیکن وہ کتاب وسنت کی ترجمانی سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

دعوی مجددیت اور مرزا قادیانی کا بطلان

مرزا غلام احمد قادیانی نے دعوی مجددیت بھی مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کی رو سے کیا اور اسی پر ہی اپنی الحاد کی عمارت کھڑی کی۔ اس حدیث مبارکہ کے متعلق مرزا قادیانی کا کہنا یہ ہے کہ ''اس حدیث کو تو تمام اکابر اہل سنت مانتے چلے آئے ہیں۔'' (رسالہ اربعین نمبر ۴ ص ۲۴، خزائن ج ۱۷ ص ۴۶۰)

حالاں کہ یہ بات مرزائی اصول کے بالکل خلاف ہے، کیوں کہ اس حدیث مبارکہ کا سارا مدار حضرت ابو ہریرہؓ پر ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ مرزا قادیانی کے نزدیک قابل اعتماد نہ تھے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا کہ ''ابو ہریرہ غبی تھا درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔'' العیاذ باللہ! (اعجاز احمدی ص ۱۸، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۷)

اس سے بھی قطع نظر قادیان کے دہقان، مرزائے قادیان کے نزدیک جس روایت کو امام بخاریؒ ذکر نہ کریں وہ ضعیف ہوتی ہیں۔ چنانچہ اس نے ازالہ اوہام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دمشق میں نازل ہونے والی حدیث کے متعلق لکھا کہ: ''وہ حدیث امام مسلم نے مسلم شریف میں لکھی ہے مگر اس رئیس المحدثین امام محمد اسماعیل بخاریؒ نے ضعیف سمجھ کر چھوڑ دیا ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۲۰، خزائن ج ۳ ص ۲۰۹)

اب قارئین خود اندازہ لگالیں کہ مرزا قادیانی ایک طرف تو غیر بخاری کی روایت کو ضعیف کہے اور دوسری طرف مطلب کی جگہ مسلم تو کیا ابو داؤد سے بھی روایت لے کر استدلال کرے، یہ استدلال خود مرزا قادیانی کے اصول کے خلاف ہے اور مرزا قادیانی کے دعوی کے بطلان پر شاہد ہے۔ چلیں اگر یہ بات مان بھی لیں پھر بھی یہ مسئلہ قابل توجہ ہے کہ ہر صدی کے بعد ایک ہی مجدد آ سکتا ہے یا زیادہ؟؟

اوپر بھی اس کا ذکر ہو چکا ہے۔ مزید یہاں ملا علی قاریؒ کا قول ملاحظہ فرمائیں، اس حدیث کے متعلق آپ لکھتے ہیں کہ: ''مجدد سے ایک شخص نہیں بلکہ بہت سے لوگوں کی جماعت مراد ہے۔''

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۸)

لیکن مرزائی کہتے ہیں کہ اس حدیث میں مَن کا لفظ واحد ہے اور یہ خیال ان کا غلط ہے کیوں کہ مَن کا اطلاق جمع پر ہوتا ہے، چنانچہ ملاحظہ ہو حضرت حسن مجتبیٰؓ روایت نقل کرتے ہیں جس میں مَن جمع کے لئے مستعمل ہوا ہے: ''اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا فِیْ مَنْ ھَدَیْتَ''

اس سے بھی صرف نظر کرتے ہیں۔ جو اصول ماقبل میں ملا علی قاریؒ کا ذکر کیا گیا ہے۔ مرزائی بھی

اس کے خلاف قول کرتے ہیں۔ مرزا خدا بخش نے ''عسل مصفی'' کے نام سے ایک کتاب تالیف کی جس پر مرزا غلام احمد قادیانی کی تصدیق موجود ہے۔ تیرہ صدیوں کے مجددین کی فہرست لکھی جو کہ ان کے ہاں مسلم ہیں۔ ان میں ملا علی قاریؒ کو دسویں صدی کا مجدد تسلیم کیا اور پھر خود بھی وہاں ہر صدی کے کئی کئی مجدد ذکر کئے ہیں جو کہ مرزائی اصول کے خلاف ہیں۔

مرزا قادیانی نے دعویٰ مجددیت کرنے کے بعد اپنی مجددیت کا خوب ڈھنڈورا پیٹنا شروع کیا۔ دنیا کے مختلف ممالک میں رجسٹری شدہ چٹھیاں روانہ کیں اور یورپ، امریکہ، ایشیاء، افریقہ کے تمام تاجروں، وزراء، حکومتی مدبروں، نوابوں اور راجاؤں وغیرہ کو انگریزی اور اردو میں اشتہارات بھجوائے، لیکن حق و باطل میں فرق دیکھئے کہ سرور دو عالم ﷺ نے کل چھ یا سات فرمانرواؤں کے نام مکتوب گرامی روانہ فرمائے تھے سوائے ایک کسریٰ کے ظاہراً یا باطناً سب شرف ایمان سے مشرف ہوئے اور انہوں نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت عالیہ میں ہدایا جات بھی روانہ کئے۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی مجددیت کے دعوے دار نے بیس ہزار اشتہارات بھیج کر لوگوں کو اپنی طرف بلایا۔ کوئی غیر مسلم نہ تو اسلام میں داخل ہوا اور نہ ہی کوئی کم از کم مرزا قادیانی کی مجددیت پر ایمان لایا۔ آج بھی قادیانی ذریت امت مسلمہ میں انتشار پیدا کرنے کے لئے مرزا قادیانی کے تمام تر دعاوی کا جھوٹا پلندا لئے مارے مارے پھر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں گمراہی سے بچائے اور ہمیں دین حق پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

امت مسلمہ کی ذمہ داری

امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآن و حدیث کا مطالعہ کر کے اپنے اور دیگر اہل اسلام کے ایمان کو مضبوط کرے۔ عقیدہ ختم نبوت پر مضبوطی سے قائم رہے۔ نبوت کے جھوٹے دعوے داروں کو پہچانے اور سادہ لوح مسلمانوں کو ان کی پیروی سے حتی المقدور روکنے کی کوشش کرے۔ کسی بھی نئے عقیدے یا شخص کے بارے میں علمائے کرام کی طرف رجوع کرے۔

اخلاق کی بلندی اور رزق کا راز

اخلاق کی بلندی: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔ (صحیح بخاری)

رزق: جو شخص استغفار کو لازم پکڑتا ہے، اللہ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کرتا۔ (سنن ابی داؤد)

حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کا سفرِ قادیان

انتخاب: مولانا عتیق الرحمن

۱۳۲۲، ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۴، ۱۹۰۵ء میں ڈھڈیاں شریف کے بزرگ حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ، حضرت عبدالرحیم رائے پوریؒ کی بیعت کے ارادہ سے رائے پور تشریف لے گئے۔ لیکن حضرت عبدالرحیمؒ نے فرمایا جلدی نہ کیجئے۔ بلکہ آپ وطن واپس تشریف لے جائیے اور فلاں وظیفہ پڑھئے۔ آپ ڈھڈیاں شریف کھوٹوں والی مسجد میں تشریف لائے اور وظیفہ شروع فرمایا۔ جس کے بعد فرمایا کرتے تھے کہ جو بات اس زمانہ میں حاصل ہوئی پھر کبھی حاصل نہیں ہوئی۔ جو کچھ اس زمانہ میں دیکھا اور پایا وہ پھر کبھی نہیں دیکھا اور پایا۔ اس وظیفہ کے مکمل ہونے کے بعد دوبارہ آپ رائے پور تشریف لے گئے اور حضرت عبدالرحیمؒ نے آپ کو بیعت سے سرفراز فرمایا۔ اس سفر میں قادیان بھی تشریف لے گئے۔ جس کے احوال ملاحظہ ہوں:

’’وطن میں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد دوبارہ رائے پور شریف کا عزم کیا۔ روانہ ہونے لگے تو آپ کے چچازاد بھائی مولوی سعد اللہ کے بیٹے مولوی امام الدین نے جو کہ بیمار تھے فرمائش کی کہ مجھے راستہ میں حکیم نورالدین کو دکھاتے چلو حکیم نورالدین بھیرہ کا رہنے والا تھا۔ اور حضرت کے خاندان کے بزرگوں کا شاگرد بھی تھا۔ اس تعلق کی وجہ سے آپ اپنے چچازاد بھائی کو لے کر قادیان پہنچے۔ آپ کے والد کے شاگرد حافظ روشن دین بھی آپ کے ساتھ تھے۔ دو روز حکیم مذکور کے مہمان رہے۔ حضرتؒ فرماتے تھے کہ عصر کے بعد سے ان کی مجلس عام ہوا کرتی تھی قسم قسم کے لوگ آتے اور مسئلے مسائل پوچھتے پاچھتے رہتے تھے۔‘‘

’’ایک روز تنہائی میں میں نے اُن سے پوچھا کہ ’’آپ جو کہتے ہیں کہ حق صرف ہمارے پاس ہی ہے اور باقی سب باطل پر ہیں اور قرآن ان کے دلوں میں نہیں اترا ہے تو اس کی کیا دلیل ہے کہ آپ ہی حق پر ہیں اور دوسرے باطل پر؟‘‘ انہوں نے کہا ’’ہمیں انوار نظر آتے ہیں اور کہا کہ مجھے تو مرزا (غلام احمد قادیانی) نے فرمایا تھا کہ آریوں اور عیسائیوں کے رد میں ایک کتاب لکھو۔ میں نے لکھ دی۔ میرا سلوک تو اسی میں طے ہوگیا۔‘‘ میں نے کہا کہ انوار تو دوسروں کو بھی نظر آتے ہیں؟ حتیٰ کہ ہندوؤں کو بھی؟ وہ خاموش ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد کہنے لگے۔ ’’ہم سے مکالمہ باری ہوتا ہے۔‘‘ اس پر میں خاموش ہوگیا کیونکہ مجھے نہیں معلوم تھا کہ دوسروں کو مکالمہ باری ہوتا ہے یا نہیں۔ چونکہ میں رائے پور شریف سے ہو کر گیا تھا۔ میں نے اتنا کہا۔ تم حق پر ہو یا نہ ہو، جس شخص کو میں دیکھ کر آیا ہوں، وہ ضرور باطل پر نہیں ہے۔ یقیناً حق پر ہے۔

جب خداوند تعالیٰ کی صفت ارحم الراحمین ہے وہ ایسے شخص کو باطل پر نہ کرے گا۔ میں نے حضرت (اعلیٰ حضرت رائے پوریؒ) کو قرآن مجید پڑھتے بھی دیکھا تھا۔ تہجد میں طویل تلاوت فرماتے تھے۔ کبھی رو رہے ہیں، جب عذاب کا ذکر آتا تو رو رو کر استغفار پڑھ رہے ہیں۔ ہاتھ جوڑ رہے ہیں۔ اسی طرح جب آیات رحمت کی تلاوت کرتے تو خوش ہو رہے ہیں اور سکوت ہے۔ میں نے سمجھا کہ یہ بھی غلط ہے کہ دوسروں کے دلوں میں قرآن نہیں اُترا۔ اگر میں نے حضرت کو نہ دیکھا ہوتا تو میں تو قادیانی بن گیا ہوتا۔''

''حضرت فرماتے تھے کہ میں نے ایک مرتبہ موقع دیکھ کر اپنے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ قادیانی انوار کا دعوی کرتا ہے۔ ان کو نماز وغیرہ میں بہت حالات اور کیفیات پیش آتی ہیں اور گریہ وخشیت کا غلبہ ہوتا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت سنبھل کر بیٹھ گئے اور جوش سے فرمایا:'' مولوی صاحب سنو!'' وَمَن يُّشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الهُدٰى وَ يَتَّبِع غَيرَ سَبِيلِ المُؤمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلّٰى ''حضرت کچھ اس کی تشریح فرمانا چاہتے تھے۔ میں نے عرض کیا۔ حضرت! بس میں سمجھ گیا۔ اس کے بعد پھر اس مسئلہ میں کبھی کوئی کھٹک نہیں ہوئی۔ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ گمراہی کی صورت میں بھی جو لوگ مجاہدے وغیرہ کرتے رہتے ہیں، ان کے لئے بھی ایسی صورتیں اور آثار ظاہر ہوتے رہتے ہیں جن سے ان کو اپنے مسلک کی تائید اور اس پر اطمینان حاصل ہوتا ہے اور وہ اس میں اور پختہ ہو جاتے ہیں۔ اسی کا نام استدراج ہے۔ اس لئے محض کشف وکرامات اور کیفیات وانوارات مقبولیت کا معیار نہیں۔ اصل معیار کتاب وسنت ہے اور مسلک سلف سے مطابقت ہے۔'' (حیات طیبہ: ص۸۶ تا ۸۸)

مولانا قاری خادم حسینؒ ملتانی کا انتقال

جامع مسجد الفاروق غریب آباد ملتان کے امام وخطیب مولانا خادم حسینؒ ۵ جنوری ۲۰۲۴ء کو وفات پا گئے۔ مولانا مرحوم ۱۹۶۵ء کو ۳۸۱ چک ڈبلیو، بی دنیا پور ضلع لودھراں میں پیدا ہوئے۔ قاسم العلوم ملتان سے دورہ حدیث کیا۔ بعدازاں محلہ رحمان آباد رحمانیہ مسجد میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اسی دوران دفتر ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان کے تعمیراتی کام میں بھی حصہ لیتے رہے۔ ۱۹۸۸ء سے مستقل طور پر جامع مسجد الفاروق غریب آباد ملتان میں امامت وخطابت شروع کی اور تادم آخر جان فشانی سے خطابت وبنات کے انتظام کو بحسن خوبی نبھاتے رہے۔ آپ مجلس تحفظ ختم نبوت کے کازو اکابرین کے ساتھ والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ مرحوم نے لواحقین میں ایک بیٹا اور ۸ بیٹیاں چھوڑیں۔ حق تعالیٰ مرحوم کی کامل مغفرت اور لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت لواحقین کے غم میں برابر کی شریک ہے۔ (ادارہ)

قادیانی مسیحیت کے قلعہ پر اسلامی دلائل کی فیصلہ کن گولہ باری

(حصہ دوم)   ابو عبیدہ نظام الدین بی، اے

۸...... ابوعبیدہ: جناب کی تاریخ پیدائش کیا ہے؟ جناب مجدد کس سن میں ہوئے؟ یہ عقیدہ جناب نے کب تبدیل کیا اور کیوں تبدیل کیا؟

(۱) مرزاجی: ''میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے۔ (کتاب البریہ حاشیہ ص۱۴۶، خزائن ج۱۳ ص۱۷۷، اخبار بدر قادیان) سن ہجری کے حساب سے ۱۲۵۷ھ میں پیدا ہوا تھا۔'' (تحفہ گولڑویہ ص۱۰۰، خزائن ج۱۷ ص۲۶۰، مورخہ ۸/ اگست ۱۸۹۶ء)

(۲) الف: ''میرے دعویٰ کی تاریخ، میرا نام بتلاتا ہے۔ یعنی غلام احمد قادیانی، کے اعداد جو پورے ۱۳۰۰ بنتے ہیں۔'' (ازالہ اوہام ص۱۸۶، خزائن ج۳ ص۱۸۹)

ب: ''جب میری عمر چالیس برس تک پہنچی تو خدا تعالیٰ نے اپنے الہام اور کلام سے مجھے مشرف فرمایا۔'' یعنی (۱۸۸۰ء میں) (تریاق القلوب ص۶۸، خزائن ج۱۵ ص۲۸۳)

ج: ''میں نے اپنا عقیدہ ازالہ اوہام اور فتح اسلام کی تالیف کے زمانہ میں تبدیل کیا تھا۔ دیکھو سب سے پہلے میں نے اپنی کتابوں میں وفات مسیح کا اعلان کیا ہے اور یہ زمانہ ۱۸۹۲ء کا ہے۔''

د: ''میں نے اپنا عقیدہ صرف الہام کی بناء پر تبدیل کیا تھا۔ مجھے الہام ہوا تھا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے اور مسیح موعود تو ہی ہے۔'' (ازالہ اوہام ص۵۶۱، خزائن ج۳ ص۴۰۲)

۹...... ابوعبیدہ: بہت خوب! کیا آپ مجھے بتلا سکتے ہیں کہ مجدد اور ملہم من اللہ کی شان کیا ہوتی ہے؟ صاف صاف فرمادیجئے۔

مرزاجی: (۱) ہمارا تو قول یہ ہے کہ: ''ایک زمانہ گزرنے کے بعد جب پاک تعلیم پر خیالات فاسدہ کا ایک غبار پڑ جاتا ہے اور حق خالص کا چہرہ چھپ جاتا ہے۔ تب اس خوبصورت چہرہ کو دکھلانے کے لئے مجدد اور محدث اور روحانی خلیفے دنیا میں آتے ہیں۔ وہ دین کو منسوخ کرنے نہیں آتے بلکہ دین کی چمک اور روشنی دکھلانے کو آتے ہیں۔'' (شہادت القرآن ص۴۴، ۴۵، خزائن ج۶ ص۳۳۹، ۳۴۰)

(۲) ''یہ یاد رہے کہ مجدد لوگ دین میں کچھ کمی بیشی نہیں کرتے۔ ہاں! گم شدہ دین کو پھر دلوں میں قائم کرتے ہیں۔'' (شہادت القرآن ص۴۸، خزائن ج۶ ص۳۴۴)

(۳) ’’مجددوں کوفہم قرآن عطاء ہوتا ہے۔‘‘ (ایام الصلح ص ۵۵، خزائن ج ۱۴ ص ۲۸۸)

(۴) ’’مجدد مجملات کی تفصیل کرتا ہے اور کتاب اللہ کے معارف بیان کرتا ہے۔‘‘

(حمامۃ البشریٰ ص ۵۷، خزائن ج ۷ ص ۲۹۰)

(۵) ’’مجدد خدا تعالیٰ کی تجلیات کا مظہر ہوتے ہیں۔‘‘

(سراج الدین عیسائی ص ۱۵، خزائن ج ۱۲ ص ۳۴۱)

(۶) ’’مجدد نائب رسول اور خلیفہ ہوتے ہیں۔ نبیوں اور رسولوں کی تمام نعمتوں کے وارث ہوتے ہیں۔‘‘ (فتح اسلام ص ۹ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۷)

(۷) ’’حدیث کی رو سے مجدد علوم لدنیہ اور آیات سماویہ کے ساتھ آتے ہیں۔‘‘

(ازالہ اوہام ص ۶۶، خزائن ج ۳ ص ۷۹)

(۸) ’’آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے کہ ہر ایک صدی پر ایک مجدد کا آنا ضروری ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص ۱۵۴، خزائن ج ۳ ص ۱۷۸)

(۹) ’’مجدد کا آنا قرآن کی اس آیت سے ثابت ہے: ’’انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون‘‘

(ایام الصلح ص ۵۵، خزائن ج ۱۴ ص ۲۸۸)

(۱۰) ’’ہمارے نبی نے امام الزمان کی ضرورت ہر صدی کے لئے قائم کی ہے۔‘‘

(ضرورت الامام ص ۴، خزائن ج ۱۳ ص ۴۷۴)

۱۰...... ابوعبیدہ: مرزا جی! آپ بھی اسی مرتبہ کے آدمی ہیں یا کم وبیش۔

مرزا جی: (۱) ’’مجھے اس بات کا علم دیا گیا ہے کہ میں مجدد وقت ہوں۔‘‘

(تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۱۵، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۴)

(۲) ’’میں ملہم اور مامور من اللہ ہوں۔‘‘ (تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۱۴، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳)

(۳) ’’میں مسیح موعود اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔‘‘

(نزول المسیح ص ۴۸، خزائن ج ۱۸ ص ۴۲۷)

(۴) ’’ہم نبی اور رسول ہیں۔‘‘ (اخبار قادیان مارچ ۱۹۰۸ء ص ۲۴، ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷)

(۵) ’’مجھے محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدا کے حکم سے کیا گیا ہے۔‘‘

(تبلیغ رسالت ج ۲ ص ۲۱، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳۱)

۱۱...... ابوعبیدہ: مرزا جی! اب تو آپ خوب پھنسے۔ آپ نے ابھی دس نمبری بیان دیا ہے کہ مجددین کی

غرض وغایت رسوم مروجہ کے خلاف حقیقی اسلام سے لوگوں کو آگاہ کرنا ہوتا ہے اور خود بدولت کا دعویٰ مجدد سے گزر کر محدث اور نبی تک چلا گیا ہے۔ کیا آپ سے ہم یہ توقع رکھ سکتے ہیں کہ محض رسمی طور پر شرک اور کفر کا عقیدہ ۵۲ برس تک قائم رکھا ہوگا اور سعدی مرحوم کی طرح یہ کہنے کا اعلان کر سکتے ہیں۔ ''بتقلید کا فر شدم ۵۲ سال'' یہ تو آپ کا عذر لنگ معلوم ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی کے عذر لنگ کی مزید تصدیق: مرزا جی! یہ آپ ہی کی وحی ہے نا؟ ''وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ'' یعنی آپ کی ہر بات خاص کر دین کے بارہ میں وحی ہوتی ہے۔

مرزا جی: جی ہاں! میری وحی ہے۔ دیکھو میری کتاب: (اربعین نمبر ۲ ص ۱۴، خزائن ج ۱۷ ص ۳۶۱)

۱۲...... ابوعبیدہ: مرزا جی! آپ تو مجدد، ملہم اور مامور سب ہی کچھ بننے کے مدعی ہیں۔ صرف ملہم کی شان بتا دیجئے۔

مرزا جی: ''وہ بغیر بلائے نہیں بولتے۔ بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کوئی دلیری نہیں کرتے۔'' (ازالہ اوہام ص ۱۹۸، خزائن ج ۳ ص ۱۹۷)

۱۳...... ابوعبیدہ: مرزا جی! اب تو معاملہ صاف ہے۔ جب آپ کی ہر دینی بات وحی اللہ ہوتی ہے اور بغیر حکم خدا کے آپ کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور نہ ہی بغیر اس کے سمجھائے کے کچھ سمجھتے ہیں تو جو کچھ آپ نے براہین میں لکھا ہے۔ وہ بالکل منجانب اللہ اور وحی الٰہی کی بناء پر ہوگا۔ اگر وہ منجانب اللہ نہیں تو آپ کا دعویٰ مجددیت جھوٹا ثابت ہوتا ہے اور اگر حیات مسیح والا عقیدہ وحی الٰہی کی بنا پر تھا تو آپ کی مسیحیت باطل ہوتی ہے۔ کون سی بات پسند ہے؟

مرزا جی: ماسٹر صاحب! واقعی آپ نے مجھے خوب گھیر لیا ہے ''یو خذ المرء باقرارہٖ'' یعنی آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جاتا ہے۔ کی مثل شاید میرے ہی لئے بنی تھی۔

۱۴...... ابوعبیدہ: مرزا جی! ذرا صبر کیجئے۔ ابھی تو ابتداء عشق ہے۔ کیا میں جناب سے براہین احمدیہ کی عظمت اور اہمیت کے متعلق سوال کر سکتا ہوں۔

مرزا جی: ماسٹر صاحب! کہاں تک لتاڑتے جاؤ گے۔ لو سنو:

(۱) ''اس کتاب کا متولی اور مہتمم ظاہراً و باطناً حضرت رب العالمین ہے اور کچھ معلوم نہیں کہ کس اندازہ اور مقدار تک اس کو پہنچانے کا ارادہ ہے اور سچ تو یہ ہے کہ جس قدر اس (خدا) نے جلد چہارم تک انوار حقیقت اسلام کے ظاہر کئے ہیں۔ یہ بھی اتمام حجت کے لئے کافی ہیں۔''

(براہین احمدیہ ص آخر، خزائن ج ۱ ص ۶۷۳)

(۲) ''اس کتاب میں یہ فائدہ ہے کہ یہ کتاب مہمات دینیہ کے تحریر کرنے میں ناقص البیان

نہیں۔ بلکہ وہ تمام صداقتیں کہ جن پر اصول علم دین کے مشتمل ہیں اور وہ تمام حقائق عالیہ کہ جن کی ہیئت اجماعی کا نام اسلام ہے۔ وہ سب اس میں مکتوب اور مرقوم ہیں اور یہ ایسا فائدہ ہے کہ جس سے پڑھنے والوں کو ضروریات دین پر احاطہ ہو جائے گا اور کسی مغوی اور بہکانے والے کے پیچ میں نہیں آئیں گے۔''

(براہین احمدیہ حصہ دوم ص ۱۳۶، خزائن ج ۱ ص ۱۲۹)

۱۵...... ابوعبیدہ: پس مرزاجی جس کتاب کی تعریف آپ کے الفاظ میں ایسی ہو۔ کیا اس کتاب میں آپ کوئی ایسا عقیدہ (حیات مسیح) اپنی طرف منسوب کر سکتے ہیں۔ جو فی الواقع صریح شرک اور سخت کفر ہو۔ ہرگز نہیں۔ اچھا سچ فرمایئے کہ براہین احمدیہ کے زمانہ تالیف میں جناب کو علم قرآن حاصل تھا یا نہ؟

مرزاجی: ماسٹر صاحب! ''قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ درحقیقت مجھ میں کوئی علمی اور عملی خوبی یا ذہانت اور دانشمندی کی لیاقت نہیں اور میں کچھ بھی نہیں۔''

(ضمیمہ ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۱۶، خزائن ج ۳ ص ۶۳۵)

ہاں! ''براہین احمدیہ کے زمانہ میں لدنی طور پر مجھے علم قرآن عطاء کیا گیا تھا۔ خدا نے مجھے تفسیر قرآن سکھائی ہے جو حضرت علی نے تالیف کی تھی۔'' (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۵۰۴ حاشیہ درحاشیہ، خزائن ج ۱ ص ۵۹۹)

''نیز براہین میں ایک اور الہام درج ہے اور وہ یہ ہے ''الرحمن علم القرآن'' (اے مرزا) خدا وہ ہے۔ جس نے تجھے قرآن سکھلایا اور صحیح معنوں پر مطلع کیا۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۵۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۸۵)

۱۶...... ابوعبیدہ: مرزاجی! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات جسمانی اور دوبارہ دنیا میں آنے کا عقیدہ تو آپ نے قرآن کریم کی دو آیات کی تفسیر کے طور پر بیان فرمایا تھا۔ پہلی آیات یہ ہے: ''ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ... الخ!'' (براہین احمدیہ حصہ سوم ص ۴۹۸، خزائن ج ۱ ص ۵۹۳)

اور دوسری یہ ہے: ''وان عدتم عدنا... الخ!'' پھر یہ تفسیر آپ کی الہامی تھی۔ دیکھیں براہین میں یہ عقیدہ لکھتے ہوئے آپ فرماتے ہیں: ''لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح پیش گوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے۔'' (براہین احمدیہ حصہ سوم ص ۴۹۸، ۴۹۹، خزائن ج ۱ ص ۵۹۳)

یہاں آپ پر ظاہر کیا گیا۔ میں پوچھتا ہوں کہ وہ ظاہر کرنے والا کون ہے؟ قرآن کی تفسیر آپ بیان فرما رہے ہیں اور تفسیر لکھانے والے خدا تعالیٰ ہی ہیں۔ پس یہ بیان آپ کا الہامی ثابت ہوا۔

نتیجہ: مرزاجی یہ نکلا کہ قرآن شریف کی دو آیات کی تفسیر جو الہامی طور پر آپ نے لکھی ہے۔ اس

میں آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے قائل ہیں اور جب خود کو مسیح موعود بننے کا شوق پیدا ہوا تو حضرت مسیح کے مارنے کے درپے ہو گئے۔ کیونکہ ان کی زندگی مانتے ہوئے یہ دعویٰ ناممکن تھا۔

مرزاجی: ماسٹر صاحب! کچھ بھی ہو۔ اب تو معاف کیجئے۔ اب طبیعت خراب ہو رہی ہے۔ کیونکہ: (۱)''مجھے دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق (مالیخولیا) اور کثرت بول۔'' (اخبار قادیان ۷؍جون ۱۹۰۶ء، تذکرۃ الشہادتین ص ۴۴، خزائن ج ۲۰ ص ۴۶)

''اور کثرت پیشاب کا یہ حال ہے کہ بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں۔ وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔''

(اربعین نمبر ۴ ص ۴، خزائن ج ۱۷ ص ۴۷۱)

۱۷...... ابوعبیدہ: مرزاجی! تو معلوم ہوا کہ اس قدر اختلاف بیانیوں اور متضاد اور متناقض خیالات کو جو زبردست کھچڑی آپ کی کتابوں میں پک رہی۔ یہ مراق ہی کا نتیجہ ہے۔ اللہ نے چاہا تو آئندہ گرمی کی رخصتوں میں پھر حاضر خدمت ہو کر آپ کے مصنوعی دلائل قرآنی بھی سنوں گا۔ اب کیا اجازت ہے (مرخص ہونے کی)

مرزاجی: دل وجان سے (دل میں) استغفر اللہ واقعی میری جماعت ابوعبیدہ کو ہاٹی سے خوفزدہ ہونے میں حق بجانب ہے۔ اس شخص کے دلائل نے تو مجھے چھٹی کا دودھ یاد دلایا ہے۔

تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ بن   حق پر رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ بن

مرزاجی کے مراق پر اس کی اپنی کتابوں سے مہر تصدیق

سوال اوّل: کیا مرزاجی کو مراق (مالیخولیا) کا مرض لاحق تھا؟

جواب: (۱) ہاں! مرزا غلام احمد قادیانی کو مالیخولیا مراقی تھا۔

ثبوت: الف: از مرزاجی: ''مجھے دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کی دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرت بول۔'' (اخبار قادیان ۷؍جون ۱۹۰۶ء، تذکرۃ الشہادتین ص ۴۴، خزائن ج ۲۰ ص ۴۶)

ب: حضرت مرزا صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ: ''مجھ کو مراق ہے۔''

(ریویو قادیانی ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۶، بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء)

ج: ''مراق کا مرض حضرت صاحب کو موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا تھا۔ اس کا باعث دماغی محنت تھا۔ جس کا نتیجہ ضعف تھا جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دوران سر کے ذریعہ ہوتا تھا۔'' (ریویو قادیانی ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۱۰، بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء)

سوال دوم: مراق کیا ہوتا ہے؟

جواب: (۱) مراق مالیخولیا کی ایک قسم ہے۔ (شرح اسباب ج۱ ص ۷۴)

(۲) از مولوی نورالدین خلفیہ قادیانی نمبر ۱۔ مالخولیا جنون کا ایک شعبہ ہے اور مراق مالخولیا کی ایک شاخ ہے۔ (بیاض نورالدین جزء اوّل ص ۲۱۱)

سوال سوم: کیا مراقی آدمی نبی ہوسکتا ہے؟

جواب: از ڈاکٹر شاہنواز صاحب احمدی۔ اگر کسی مدعی الہام کے متعلق یہ ثابت ہوجائے کہ اس کو ہسٹیریا مالیخولیا مرگی کا مرض ہے تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لئے کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے۔

(ریویو قادیانی ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۶، ۷، بابت ماہ اگست ۱۹۶۲ء)

سوال چہارم: کیا مرزاجی کے خاندان میں کسی کو بھی مرض مراق لاحق ہے؟

جواب: از مرزاجی: میری بیوی (ام القادیانین) کو بھی مرض مراق کی بیماری ہے۔

(الحکم قادیان ج ۵ نمبر ۲۹ ص ۱۴، مؤرخہ ۱۰/اگست ۱۹۰۱ء)

(۲) از ڈاکٹر شاہنواز صاحب احمدی: ''حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔'' (ریویو قادیانی ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۱۱، بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء)

ناظرین! دیکھا آپ نے کہ ماں باپ اور بیٹا تینوں خود بذریعہ حال وقال اعلان کررہے ہیں کہ ہم مالیخولیا مراقی کا شکار ہیں۔ پھر آپ خود بتلائیے کہ ایسے مراقی لوگوں سے خیر کی کیا توقع ہوسکتی ہے اور وہ کس طرح خداوند تبارک وتعالیٰ کے نبی ہونے کا دعویٰ کرسکتا ہے۔ خدا محفوظ رکھے، ہر بلا سے، خصوصاً آج کل کے انبیاء سے۔''

نیوسکھر تعلقہ کے امیر کی تقرری

گزشتہ ماہ سکھر میں ہونی والی سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر مشاورت کے ساتھ یادگار اسلاف، بزرگ راہنما حضرت مولانا میر محمد چاچڑ کو سکھر کے امیر مولانا قاری جمیل احمد بندھانی، ناظم اعلیٰ مولانا عبداللطیف اشرفی اور مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے متفقہ طور پر تعلقہ نیوسکھر کا امیر نامزد کردیا۔ ان کے انتخاب پر تمام علمائے کرام نے تائید کی۔ مولانا میر محمد چاچڑ نے حرمین شریفین میں حاضر ہوکر روضہ اطہر کے سامنے کھڑے ہوکر یہ عہد کیا کہ بقیہ تمام زندگی ان شاء اللہ تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف ہے۔

مرزائیت (منظوم کلام)

عبدالقادر قادریؒ، دینہ جہلم

لانبی بعدی ہے فرمان ختم المرسلین
اس سے ہے انکار ایماں سے بغاوت کا مقام

آخری اس کی کتاب اور آخری اس کا ہے دین
آخری ہے وہ نبی اور آخری اس کا پیام

آخری اس کی شریعت آخری اس کے اصول
آخری تہذیب اس کی آخری اس کا نظام

ثبت ہے ہر عہد پر اس کی نبوت کا فروغ
آخری امت ہے اس کی آخری اس کا کلام

اس کی ہے تعلیم تعلیمات جملہ انبیاءؑ
سلسلے ادیانِ عالم کے ہیں سب اس پر تمام

جلوہ ہائے کبریائی کا ہے وہ مہر منیر
اس کی عظمت پر درود اس کی صداقت پر سلام

رحمۃ للعالمین وہ آخری حق کا رسول
ذات جس کی فرش پر ہے عرش اعظم کا نزول

☆............☆

اس سراپا رحمت حق کا یہ ایک فرمان ہے
بعد میرے عنقریب اک وقت آئے گا ضرور

ہوں گے کچھ دجال اور کذاب پیدا دہر میں
بزم عالم میں جو ہوں گے باعثِ فسق وفجور

تیس ہوگی ان کی تعداد اور اپنا اپنا عہد
امنِ ملت میں بپا کردیں گے جو شر کا فتور

برملا دعویٰ کریں گے وہ نبوت کا یہاں
نوعِ انساں کو وہ رکھنا چاہیں گے ایماں سے دور

آج کی اس بزم میں ہے میرا موضوعِ خطاب
یہ حدیثِ زندہ وروشن یہ فرمانِ حضورؐ

ایک ہے ان تیس میں سے ارضِ پاکستان میں
پیکرِ دجل وسراپا کذب وبے عقل وشعور

قادیاں سے اٹھ کے ربوہ میں کیا جس نے قیام
ہاں وہ جس دجال کا مرزا غلام احمد ہے نام

(خضرِ نوشاہی حصہ اول ص ۳۱،۳۲)

مجلس تحفظ ختم نبوت تعارف وخدمات

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام: پاکستان بننے کے بعد قادیانیوں نے کلیدی عہدوں پر قبضہ کیا اور پورے ملک میں پر پرزے نکالنے شروع کیے تو حضرت امیر شریعتؒ کے نام خطوط آنا شروع ہوگئے کہ قادیانی مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں مصروف ہیں اور آپ لوگ خاموش ہیں۔ تو شاہ جیؒ اور آپ کے گرامی قدر رفقاء نے ۱۹۴۹ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام کا اعلان کیا۔

ختم نبوت کورس کا آغاز: مولانا محمد حیاتؒ اپنے بھائیوں کے ساتھ خیر پور میرس سندھ میں کاشتکاری میں مصروف تھے۔ چنانچہ مولانا محمد علی جالندھریؒ خیر پور میرس گئے اور مولانا محمد حیاتؒ کے بھائیوں سے فرمایا کہ مولانا محمد حیاتؒ ہمیں دے دیں۔ بھائیوں نے کہا کہ یہ تو ہمارے ساتھ کاشتکاری میں مصروف ہیں۔ مولانا جالندھریؒ نے فرمایا کہ آپ کے ہاں ملازم کی کیا تنخواہ ہے؟ بھائیوں نے کہا تیس روپے۔ مولانا نے فرمایا کہ آپ ملازم رکھ لیں تیس روپے ماہوار میں بھجوادوں گا۔ جو روٹی آپ مولوی محمد حیاتؒ کو دیتے ہیں وہ ملازم کو دے دیا کریں۔ چنانچہ مولانا محمد حیاتؒ تشریف لائے اور ختم نبوت کورس شروع ہوا۔ پہلی جماعت جس نے مولانا سے ردقادیانیت پر تربیت لی۔ اس میں مولانا عبدالرحیم اشعرؒ، مولانا محمد لقمان علی پوریؒ، مولانا قائم الدین عباسیؒ، مولانا قاضی عبداللطیف اختر شجاع آبادیؒ، مولانا غلام محمد علی پوریؒ، مولانا غلام مصطفیٰ بہاولپوریؒ شامل تھے۔ یوں ہر سال علماء کرام نے ردقادیانیت پر ٹریننگ لے کر پورے ملک میں قادیانیت کا ناطقہ بند کرنا شروع کردیا۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء: تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں شاہ جیؒ، مولانا جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا عبدالرحمن میانویؒ، مولانا محمد حیاتؒ، مولانا عبدالرحیم اشعرؒ، مولانا غلام مصطفیٰ بہاولپوریؒ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا محمد شریف بہاولپوری نے جگہ جگہ رضا کار بھرتی کئے، گرفتاریاں ہوئیں، قید وبند کی صعوبتوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ بظاہر وہ تحریک گولی سے دبادی گئی، ہزاروں مسلمانوں کے سینوں کو گولیوں سے چھلنی کیا گیا۔ لیکن رنگ لایا شہیدوں کا لہو۔ جس کے نتیجے میں ۱۹۷۴ء میں قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔

مبلغین کرام: مولانا محمد علی جالندھریؒ زیرک انسان تھے۔ مبلغین ختم نبوت قریہ قریہ، بستی بستی، شہر شہر، اور چکوک میں پھرے اور مفت تبلیغ کا فریضہ انجام دیا۔ تبلیغ کا جو سلسلہ شروع کیا اس میں اس وقت تقریباً پچاس مبلغ حضرات تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

ختم نبوت شارٹ کورسز: ملک بھر میں شارٹ کورسز ۲ روزہ، ۳روزہ، ۴روزہ ہوتے ہیں۔ بعض مقامات پر پروجیکٹر کے ذریعہ بھی کورسز کرائے جاتے ہیں۔ بڑا کورس مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر چنیوٹ میں ہوتا ہے، جس میں سینکڑوں طلبہ اور علماء کرام شریک ہوتے ہیں۔

ختم نبوت کانفرنسیں: ایسے ہی ملک بھر میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں جن میں مجلس کے مبلغین کے علاوہ دوسری جماعتوں اور مسالک کے علماء کرام اور سکالرز بھی شریک ہوتے ہیں۔ کانفرنس چناب نگر میں ۴۲ سال سے ہورہی ہے۔ جس میں لاکھوں مسلمان شریک ہوتے ہیں جن کی خوراک، رہائش اور ضروریات کا انتظام مجلس کرتی ہے۔

مدارس عربیہ: ایسے علاقے جہاں قادیانیوں کا اثر ورسوخ ہے۔ وہاں مجلس نے مسلمانوں کے بچوں کی بنیادی تعلیم حفظ وناظرہ قرآن مجید کے مدارس قائم کئے ہوئے ہیں۔ سب سے بڑا مدرسہ جامعہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر میں واقع ہے جہاں سینکڑوں طلبہ حفظ وناظرہ، گردان، درس نظامی دورہ حدیث شریف تک اور ساتھ ساتھ تخصص فی الفقہ وختم نبوت کی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی قیادت: تحریک کی قیادت مجلس کے مرکزی امیر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ نے اسمبلی سے باہر اور اسمبلی کے اندر مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک، علامہ شاہ احمد نورانیؒ نے کی۔ مرکزی مجلس عمل کے تمام مصارف مجلس نے اپنے فنڈ سے ادا کیے۔ اور قادیانیوں کو متفقہ آئینی ترمیم کے ذریعہ کافر قرار دلوایا گیا۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء کی قیادت: ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت کی قیادت مجلس کے امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان مولانا خان محمدؒ نے کی اور تحریک کے مصارف بھی مجلس نے ادا کیے۔

قادیانی مسلم مقدمات: ایسے ہی مسلم قادیانی مقدمات جن میں مسلمان مظلوم اور قادیانی ظالم ہیں۔ مظلوم مسلمانوں کے مقدمات کی پیروی، اسیران ختم نبوت کے مصارف بھی مجلس ادا کرتی ہے۔

دفاتر ختم نبوت: ایک درجن سے زائد مجلس کے ملکیتی دفاتر اور کئی ایک کرائے کے دفاتر کے جملہ مصارف مجلس ادا کرتی ہے۔ ڈیرہ غازی خان، منڈی بہاؤالدین، ساہیوال، راول پنڈی میں دفاتر کے لئے قطعات اراضی کی خریداری اور دفاتر کے تعمیرات کے مصارف بھی ادا کیے۔

مبلغین حضرات کے سفر خرچ: مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کے اسفار تبلیغ کے اخراجات ہر ماہ مجلس ادا کرتی ہے۔ ایسا نظام تبلیغ شاید ادارہ اور مسلک کا ہو جو مجلس کا ہے۔ مہنگائی اور نفسا نفسی کے دور میں مجلس کا تبلیغی نظام آج بھی بھرپور کام کر رہا ہے۔

شعبہ نشر واشاعت

احتساب ومحاسبہ قادیانیت: مرزا قادیانی کے دعویٰ سے لے کر اب تک کی مساعی جمیلہ سے علماء کرام، مشائخ عظام نے جو کتب پمفلٹ اور لٹریچر شائع کیا مجلس نے اسے آڈٹ کر کے ۶۰ جلدوں میں شائع کیا۔ ساٹھ جلدوں کے بعد محاسبہ قادیانیت کے نام سے اکابر کی تصانیف کو محاسبہ قادیانیت کے نام سے شروع کرنا شروع کیا۔ جس کی ۳۳ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ جو مارکیٹ میں انتہائی کم ہدیہ کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔

مجموعہ حیات الانبیاء علیہم السلام: انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات طیبہ پر بالعموم اور حیات النبی ﷺ پر بالخصوص ۱۰۰ حضرات کی ۱۲۲ کتب ورسائل جو تقریباً دس ہزار صفحات اور ۱۷ جلدوں پر مشتمل ہیں صرف ۷۵۰۰ میں قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہیں۔

ختم نبوت کیلنڈر: مجلس گزشتہ دو سال سے ختم نبوت کیلنڈرز شائع کر کے تبلیغی نکتہ نظر سے انتہائی کم قیمت پر اسلامیان پاکستان کو پیش کر رہی ہے۔

ختم نبوت ڈائری: پہلے کئی ایک حضرات مجلس کے نام پر ڈائری شائع کرتے تھے۔ مجلس گزشتہ دو سال سے خود ڈائری شائع کرتی ہے۔ لاگت کے قریب تبلیغی نکتہ نظر سے انتہائی کم قیمت پر دی جاتی ہے۔

مجلس کا سالانہ میزانیہ بارہ سے پندرہ کروڑ کے درمیان ہے۔ تعمیراتی اخراجات اس کے علاوہ ہیں یہ تمام اخراجات مسلمانان پاکستان کے تعاون سے پورے ہوتے ہیں۔ رمضان المبارک کی بابرکت ساعات میں اپنی دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنے عطیات وصدقات وزکوٰۃ میں مجلس کو یاد رکھیں۔

یاد رہے! مجلس صرف رمضان المبارک میں فنڈ کی اپیل کرتی ہے۔ واجرکم علی اللہ

مولانا قاضی ہارون الرشید کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے جنرل سیکرٹری مولانا قاضی ہارون الرشید کی والدہ محترمہ کا گزشتہ دنوں انتقال ہو گیا۔ آپ کا بہت بڑا جنازہ ہوا۔ مقامی قبرستان میں مدفون ہوئیں۔ حق تعالیٰ مرحومہ کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ ان کے خیر کے کاموں کو جاری وساری رکھیں (ادارہ)

ختم نبوت چوک مانگا منڈی کا شاندار افتتاح

مولانا محمد ارشد

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۳ فروری ۲۰۲۵ء کو مانگا منڈی شہر کے مرکزی چوک کا نام سرکاری سطح پر ختم نبوت چوک منظور ہونے پر شاندار افتتاح ہوا۔ افتتاحی تقریب بروز پیر دن ۲ بجے منعقد ہوئی۔ جس کی سرپرستی حضرت مولانا مفتی محمد حسن امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور نے جبکہ صدارت حضرت مولانا پیر محمد حسن ناصر نے کی۔ افتتاحی تقریب کا آغاز قاری محمود الحسن کی تلاوت سے ہوا۔ مولانا حافظ عمر فاروق رائے ونڈ، مولانا محمد وقاص ڈوگر، قاری واصف علی مدنی، قاری محمد نعمان نے نبی کریم خاتم النّبیین کی ختم نبوت پر نعتیہ کلام پیش کیا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مولانا عزیز الرحمن ثانی مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے خطاب میں اس اقدام کو سراہا۔ جس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی پوری قیادت علاقہ مانگا منڈی کے عوام وخواص تاجران وصحافی برادری تمام مسالک کے علماء وعوام وسیاسی رہنماؤں بالخصوص رابطہ کمیٹی اور دیگر تمام رفقاء کو مبارک باد دی گئی۔ اس موقع پر رابطہ کمیٹی لاہور کے اکابر مولانا قاری علیم الدین شاکر، محترم جناب پیر محمد رضوان نفیس، مولانا خالد محمود سمیت علاقہ بھر سے تمام مسالک کے جید علماء کرام، سیاسی وسماجی رہنما، صحافی وتاجر برادری اور عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔

مولانا قدرت اللہ عارف، مولانا قاری محمد بلال اشرف، مفتی محمد شہزاد، مفتی محمد سفیان معاویہ، مولانا عبدالعزیز فاروقی، مولانا پیر کلیم اللہ جمیل، مولانا محمد حسین جامعہ مدنیہ، حاجی محمد الیاس ازہر، مولانا محمد یونس مدنی، قاری محمد احمد، مولانا محمد زاہد قصوری، قاری محمد اظہر بریلوی مسلک، قاری محمد داؤد مسلک اہل حدیث، قاری محمد اجمل مسلک اہل حدیث، محترم جناب شوکت علی جٹ، ماسٹر محمد قاسم، میاں عامر احمد شیخ صدر پریس کلب، میاں عبدالروف صدر موبائل مارکیٹ، راقم الحروف، محترم عمران اسلم صدر کلاتھ مارکیٹ، محترم آصف غفور صدر کریانہ سٹور، ملک محمد ریاض صدر میڈیکل اسٹور، مولانا احسان اللہ، مولانا عابد ارشاد، مولانا ابوبکر صدیق، مولانا عبدالواجد، مولانا محمد اقبال، مولانا عزیز احمد حیدری، مولانا زاہد محمود انجم، مولانا محمد نواز، مولانا شفیق الحسن معاویہ، مولانا محمد صدیق، مولانا عتیق الرحمن رحیمی، مولانا حکیم محمد براء حسن، مفتی محمد عمر فاروق، مولانا عبداللہ غازی، مولانا عبید اللہ انور، قاری امیر معاویہ، مولانا محمد حمزہ، مولانا سیف اللہ، قاری محمد اقبال، مولانا راشد حنفی، مفتی محمد شفیق، مولانا محمد تنویر، سید عبدالوہاب شاہ، مولانا فضل الرحمن، بھائی محمد شہزاد، حاجی محمد عبداللہ،

صاحبزادہ حافظ محمد خزیمہ علوی شامل ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت مانگا منڈی اپنی مرکزی قیادت اور تمام علماء کرام اور اپنے تمام متعلقین مُحبین معاونین اور متعلقہ اداروں اور حکومت پاکستان کی بے حد مشکور ہے۔

نوٹ: تمام حضرات سے گزارش ہے کہ مانگا منڈی چوک کو ختم نبوت چوک مانگا منڈی لکھا جائے اور پکارا جائے۔ چوک کی منظوری کا سرکاری نوٹیفکیشن ملاحظہ ہو:

OFFICE OF THE ASSISTANT COMMISSIONER/
SUB-DIVISIONAL COLLECTOR,
TEHSIL RAIWIND, LAHORE

No.AC(RWD)/PA 1371
Dated: 11-12-2024

To

The Assistant Commissioner (Hq),
O/o Deputy Commissioner, Lahore.

Subject: **REDRESSAL OF GRIEVANCE.**

Kindy refer to your office letter No. PA/AC (HQ)/419 dated: 28-06-2024 on the subject cited above.

It is submitted that the requisite information / report regarding the subject matter has been collected from Revenue Field Staff through Tehsildar Raiwind, Lahore which is detailed & self-explanatory. The same is hereby forwarded to your good self for information and further necessary action please. (Original report is attached herewith).

ASSISTANT COMMISSIONER/COLLECTOR,
TEHSIL RAIWIND, LAHORE

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ایک اور مثالی کارنامہ

جناب محمد مسعود خوشابی

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اعتقادی ونظریاتی طور پر زیغ وضلال کے موجودہ دور میں اپنے اکابر ومشائخ کے مخصوص مبارک طرز پر احتیاط واعتدال اور سلامت طبع سے متصف جس انداز میں دین کی خدمت میں مصروف ہے وہ قابلِ تحسین ہی نہیں بلکہ قابلِ تقلید بھی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کا وجود مسعود اہل اسلام کے لئے خداداد نعمت عظمیٰ ہے۔ اہل حق کی یہ جماعت اپنے مشن کے لئے جو تقریری وتحریری خدمات سرانجام دینے میں مصروف ہے اس کی تحسین کے لئے الفاظ کا ذخیرہ کم ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کے تحفظ کے لئے اعزاز وافتخار کی لازوال ستائشیں اپنے نام کروارہی ہے۔ آنے والی نسل کا کام خود سرانجام دے کر ہر دور کے اہل حق کو اپنا مقروض کر چکی ہے۔ اب مجموعہ کتب حیات الانبیاء علیہم السلام کے تازہ شاہکار کی اشاعت پر اہل حق کے دلوں میں جگہ بنا چکی ہے کیونکہ نیک نیتی سے لگایا گیا شجرہ طیبہ ہمیشہ برگ وبار لاتا ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد قاسم سیوطی سے معلوم ہوا کہ عقیدہ حیات الانبیاء علیہم السلام کے عنوان پر اہل حق کی مختلف شخصیات کی جانب سے جو تحریری کام ہوا اس منتشر مواد کو یکجا جمع کیا گیا ہے۔ جس کو مجموعہ کتب حیات الانبیاء علیہم السلام کا نام دیا گیا ہے۔ یہ مژدہ سن کر دل خوشی سے جھوم اٹھا مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے لئے دل سے دعائیں نکلیں۔ خدا گواہ ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کی موجودہ قیادت اپنے اسلاف کی طرح اپنے پیچھے ایسی تاریخ چھوڑ کر جارہی ہے جو رہتی دنیا کے لئے مثال ہے اور اس کارنامے سے عشاق ختم نبوت کو ہر لحہ فخر محسوس ہوتا رہے گا۔ عقیدہ حیات الانبیاء علیہم السلام کے محاذ پر تقریری وتحریری خدمات وعلمی شخصیات کی محنت کو بڑی محنت شاقہ اور رغبت خاصہ کے ساتھ کتابی شکل میں محفوظ کرنے پر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی قیادت مبارکباد کی مستحق ہے اور اس کا یہ کارنامہ ان کے لئے عظیم صدقہ جاریہ ہے۔

اس مجموعہ کتب حیات الانبیاء علیہم السلام کو ہر مسجد ومدرسہ اور ہر ذاتی لائبریری کی ضرور زینت بننا چاہئے۔ علاوہ ازیں اس کو زیادہ سے زیادہ خرید کر تقسیم کیا جانا چاہئے کیونکہ یہ مجموعہ کتب حیات الانبیاء علیہم السلام بطور پیشہ نہیں بلکہ خالصتاً بطور مشن مرتب کیا گیا ہے۔ جی ہاں! ہر عاشق ختم نبوت اس کو ضرور خریدے اور اس مقدس مشن میں اپنا حصہ ضرور ڈالے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین ثم آمین یارب العالمین!

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... مبصر: مولانا عتیق الرحمن

نام کتاب: ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک کا ختم نبوت نمبر'': مدیر: مولانا راشد الحق سمیع:

صفحات ۱۶۰: قیمت درج نہیں!

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ ۷ ستمبر ۲۰۲۴ء کو پارلیمنٹ کے اس متفقہ فیصلہ کو پچاس سال مکمل ہو گئے۔ اس موقعہ کی مناسبت سے پچاس سالہ گولڈن جوبلی کا مینار پاکستان لاہور میں عدیم المثال اجتماع منعقد ہوا۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک بلا مبالغہ برصغیر پاک و ہند میں ایک مثال تعلیمی مجاہد فی سبیل اللہ دینی ادارہ ہے۔ اس کے بانی حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مرحوم اس زمانہ میں قومی اسمبلی کے ممبر تھے۔ آپ کے عہد ساز کارناموں میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے قادیانیت کو اقلیت قرار دلوانے کے لئے کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ آپ کے علمی جانشین اور صاحبزادہ مولانا سمیع الحق شہید آپ کی روایات کے امین تھے۔ دارالعلوم حقانیہ کے ترجمان ماہنامہ ''الحق'' نے اپنی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ختم نبوت گولڈن جوبلی کے موقعہ پر ختم نبوت کی خصوصی اشاعت پر مشتمل نمبر شائع کیا اور دارالعلوم حقانیہ کی تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں دینی وقومی خدمات کا تحریری و تقریری، علمی و تحریکی ریکارڈ جمع کر دیا ہے، جو بجائے خود ایک بہت بڑی تاریخی دستاویز ہے، جو لائق تحسین اور قابل قدر و قابل تشکر ہے۔ ماہنامہ ''الحق'' اکوڑہ خٹک کے ساٹھ سالہ دور اشاعت میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے رد میں جو کچھ شائع کیا گیا، اس کا ایک جامع اشاریہ شامل اشاعت کیا ہے۔ تحقیقی کام کرنے والے اہل ذوق کے لئے بڑے کام کی چیز مرتب ہوگئی ہے۔

ماہنامہ ''الحق'' اکوڑہ خٹک کی مختصر مگر جامع تاریخ اس نمبر میں شامل اشاعت ہوگئی ہے۔ ماہنامہ کے مدیر شہیر مولانا راشد الحق سمیع ڈھیروں مبارک باد کے مستحق ہیں۔

نام کتاب: ''خطبات بشیر فی سیرت سراج منیر'' (قادیانیوں کے حق میں سپریم کورٹ کا غیر منصفانہ فیصلہ) افادات: مولانا عبدالحق خان بشیر: صفحات ۱۶۰: قیمت درج نہیں: ناشر چار یار اکیڈمی محلہ حیات النبیؐ گجرات۔

ملعون قادیان کے خاندان کا ایک نامبارک شخص جسے قادیانی مبارک ثانی کہتے ہیں پر چناب نگر

میں ایک کیس درج ہوا، جس پر سپریم کورٹ کے چیف آف پاکستان جناب قاضی فائز عیسیٰ کا ۶ر فروری ۲۰۲۴ء کو ایک فیصلہ آیا پھر اس پر نظر ثانی کی اپیل کی گئی۔ جس کا فیصلہ ۲۴ اپریل ۲۰۲۴ء کو آیا۔ دونوں فیصلوں کے متعلق علماء اور قانون دان حضرات کا مؤقف یہ تھا کہ یہ دونوں انصاف اور قانون سے متصادم اور خالصتاً قادیانیوں کی سہولت کاری کا شاہکار ہیں۔ اس کی تصحیح کے لئے وفاقی حکومت کی درخواست پر تیسرا فیصلہ ۱۰ر اکتوبر ۲۰۲۴ء کو آیا جس نے ان پہلے دونوں فیصلوں کو واپس لے کر گویا نیا فیصلہ کیا، جس پر پورے ملک میں تحسین کا ماحول قائم ہوا۔ ۶ر فروری اور ۲۴ر اپریل کے دونوں فیصلوں کا اپنے پانچ خطبات جمعہ میں حضرت مولانا عبدالحق خان بشیر نے تجزیہ وتحلیل پیش کیا۔

ان خطبات کا ایک ایک جملہ ایسے تھا جسے حقائق کا آئینہ دار قرار دیا جاسکتا ہے۔ مقام مسرت ہے کہ حق چار یار اکیڈمی گجرات نے کتابی شکل میں اسے شائع کر کے ایک تاریخی دستاویز بنادیا ہے۔ جو قابل قدر اور تحقیقی مقالہ کی شکل میں حاصل کیا جاسکتا ہے۔ درج بالا پتہ پر رابطہ کریں۔

نام کتاب: ''ذکر یعقوب'' مولانا فیض اللہ مدنی: صفحات ۱۰۰: قیمت درج نہیں: ناشر و ملنے کا پتہ: جامعہ حنفیہ اشرف العلوم ہرنولی ضلع میانوالی۔ رابطہ نمبر: (03014505853)

حضرت مولانا محمد یعقوب ہرنولی ضلع میانوالی (۱۹۴۴ء۔ ۲۰۰۴ء) کے درویش صفت، فرشتہ سیرت عالم دین تھے۔ جامعہ حنفیہ اشرف العلوم کے مہتمم اور علاقہ بھر کے دینی رہنما تھے۔ آپ کے صاحبزادہ مولانا فیض اللہ مدنی نے ان کی سوانح پر مختصر مگر جامع مقالہ سپرد قلم کیا ہے۔

جس میں ان کی زندگی کے مختصر مگر جامع تمام حالات یک جا کردیئے ہیں۔ مقالہ کو خوب صورت شائع کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ بہت عمدہ ذوق اور قابل قدر ذخیرہ معلومات سے معمور ہے۔

نام کتاب: ''خطبات منیر فی رفعت سراج منیر'' (دو جلد ایک ساتھ): صفحات جلد اول: ۲۵۴: جلد دوم ۲۵۴: کل صفحات ۵۰۸: قیمت درج نہیں: ملنے کا پتہ: مکتبہ عشرہ مبشرہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ (0331.03006588153)

جامعہ عثمانیہ اڈا تلونڈی تحصیل چونیاں ضلع قصور کے خطیب ومہتمم اور نوجوان فاضل اجل خطیب مولانا منیر احمد معاویہ کے خطبات کو جمع کر کے عمدہ طریق پر شائع کیا گیا ہے۔ دونوں جلدوں میں درجن بھر سے زائد خطبات ہیں اور تمام کے تمام آنحضرت ﷺ کے فضائل وبرکات اور سیرت کے اردگرد گھومتے ہیں متعدد اہل علم وفن حضرات کی تقاریظ ہیں۔ خطیب مکرم بھی مولانا محمد امین اوکاڑویؒ کے شاگرد ہیں۔ جو ثقاہت پر شاہد عدل ہیں۔

جماعتی سرگرمیاں

مولانا محمد وسیم اسلم

ختم نبوت کورس سکھر

مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر انتظام ۴ جنوری ۲۰۲۵ء کو جامعۃ الحرمین للبنات نواں گوٹھ سکھر میں ختم نبوت کورس منعقد کیا گیا۔ مولانا محمد حسین ناصر، مولانا عبید الرحمن اور مولانا مفتی محمد راشد حمادی نے خصوصی بیان فرمایا۔ جامعہ میں کثیر تعداد میں طالبات زیر تعلیم ہیں۔ علماء کرام نے ختم نبوت کے حوالے سے طالبات کی بھرپور ذہن سازی کی۔

تحفظ ختم نبوت کورس و ختم نبوت کانفرنس سکھر

مجلس تحفظ ختم نبوت گھوٹکی کے زیر انتظام ۵ جنوری ۲۰۲۵ء کو جامع مسجد سرحد میں تحفظ ختم نبوت کورس و ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ بعد نماز عصر مقامی علماء کرام نے کورس میں شریک طلباء کو اسباق پڑھائے اور کوئز پروگرام ہوا۔ بعد نماز مغرب مولانا محمد حسین ناصر، بعد نماز عشاء مولانا محمد راشد مدنی حمادی نے ختم نبوت کانفرنس سے تفصیلی بیانات کئے۔ آخری بیان درگاہ عالیہ ہالیجوی شریف کے بزرگ مخدوم العلماء حضرت مولانا مفتی محمد طاہر ہالیجوی کا ہوا۔

دروس تحفظ ختم نبوت پنوں عاقل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کے زیر اہتمام ۲۴ جنوری ۲۰۲۵ء کو پنوعاقل کی دو مرکزی مساجد میں ۲۸ ویں ماہانہ درس ختم نبوت کے سلسلہ میں بیانات ہوئے۔ سرپرستی حضرت سائیں غلام اللہ ہالیجوی جبکہ صدارت قاری عبدالقادر چاچڑ نے فرمائی۔ مرکزی جامع مسجد میں مولانا تجمل حسین مبلغ نواب شاہ اور مسجد خاتم النّبیین (شیش محل مسجد) میں مولانا محمد حسین ناصر مبلغ سکھر کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس چونترہ راول پنڈی

تھانہ چونترہ راول پنڈی کے علاقے میں کچھ دن پہلے قادیانیوں نے قادیانی مردے کا مسلمانوں کے قبرستان میں انتظامیہ کی ملی بھگت سے مرگھٹ بنایا جو کہ شرعی آئینی اور اخلاقی طور پر درست نہیں تھا۔ اہل علاقہ خصوصاً قاری افتخار احمد نے مقامی علماء کرام کے ساتھ مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے قانونی طور پر ان کا تعاقب کیا، احتجاج کی کال دی، جس کے نتیجے میں قادیانی رات کے اندھیرے میں اپنے مردے کو

مسلمانوں کے قبرستان سے نکال کر لے گئے۔اس سلسلے میں مقامی علماء کرام اور عوام نے مشاورت کے بعد ختم نبوت کانفرنس رکھی۔ جو ۳۰/جنوری ۲۰۲۵ء بروز بدھ بمقام دارالعلوم ختم نبوت تھانہ چونترہ راول پنڈی میں ہوئی جس کے مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا تھے۔کانفرنس کا آغاز نماز ظہر کے بعد ہوا، تلاوت نعت کے بعد بیانات کا سلسلہ شروع ہوا۔چونترہ کے ذمہ دار قاری افتخار احمد نے ابتدائی بات فرمائی۔ازاں بعد مولانا طارق مبلغ پنڈی، مولانا قاضی جنید رشید اور آخر میں تفصیلی بیان مولانا اللہ وسایا کا ہوا۔مقامی علماء کرام میں قاضی ہارون الرشید، مولانا ابوبکر، مولانا عمر فاروق، مولانا بلال سمیت علماء کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

تحفظ ختم نبوت انعام گھر گوجرانوالہ

مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گجرانوالہ کے زیر اہتمام ۲۳ جنوری ۲۰۲۵ء کو چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹریز گجرانوالہ کے وسیع ہال میں ختم نبوت انعام گھر کا شاندار پروگرام منعقد ہوا۔تقریب کی صدارت امیر شہر مولانا ہدایت اللہ جالندھری اور امیر ضلع مولانا محمد اشرف مجددی نے کی۔ انعام گھر پروگرام کی تیاری میں مولانا محمد عارف شامی، مولانا محمد عمر حیات سیال، پروفیسر حافظ محمد انور، حافظ شیراز نوید، مولانا محمود الرشید قدوسی، حافظ عبدالرحمن قادری شامل رہے۔ مہمان خصوصی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا عزیز الرحمن ثانی لاہور سے تشریف لائے۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالماجد المشرقی سوالات کرنے والے پینل کے متحرک رکن تھے۔ پروگرام میں گوجرانوالہ چیمبر آف کامرس کے سینئر نائب صدر حاجی احمد نوید رانجھا، نائب صدر حاجی محمد یوسف، ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن گوجرانوالہ کے نائب صدر عرفان رفیق ایڈووکیٹ، جنرل سیکرٹری عبدالمقیت راجہ ایڈووکیٹ، ختم نبوت لائرز ونگ کے کنوینیر میاں محمد شاہد انصاری ایڈووکیٹ، امن کمیٹی کے ضلعی چیئرمین حاجی محمد یوسف کھوکھر، جمعیت علماء اسلام گجرانوالہ کے حاجی شاہ زمان، مولانا عزیز الرحمن شاہد، قاضی مراد اللہ، محمد خالد صفدر، عبدالشکور رانجھا اور مجلس کی مرکزی شوری کے رکن مولانا قاری محمد یوسف عثمانی، امیر مولانا محمد اشرف مجددی، مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر، سید محبوب الٰہی گیلانی اور دیگر حضرات نے انعامات تقسیم کئے۔ گجرانوالہ کے مختلف سرکاری اور پرائیویٹ سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں اور دینی مدرسوں کے طلباء نے سوالات کے درست جوابات دے کر موٹر سائیکل، لیپ ٹاپ اور سائیکل سمیت سینکڑوں قیمتی انعامات حاصل کئے۔علاوہ ازیں حسن کارگردگی پر مختلف شخصیات اور مہمانوں کو اعزازی شیلڈیں پیش کی گئیں۔ گجرانوالہ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹریز کی طرف سے ختم نبوت انعام گھر کے شرکاء کی ضیافت کی گئی اور مہمانان گرامی کو تحائف دیئے گئے۔ پروقار اور معلومات پر مبنی یادگار پروگرام رات گئے اختتام پذیر ہوا۔

مولانا اللہ وسایا کے پروگرامات ڈیرہ غازی خان

۱۴ جنوری ۲۰۲۵ء جامعہ رحیمیہ عابدیہ اکرم آباد بلاک نمبر ۱۸ ڈیرہ غازی خان میں شیخ الحدیث حضرت مولانا قاری عبدالباسط زیدمجدہ کی میزبانی میں پندرہواں سالانہ اجتماع بسلسلہ ختم بخاری شریف کا انعقاد ہوا۔ جس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا مفتی خالد محمود رئیس دارالافتاء ڈی جی خان، مولانا رشید احمد شاہ جمالی، مولانا محمد اقبال ساقی مبلغ ختم نبوت ڈی جی خان، دیگر علماء کرام وقراء عظام اور شعراء اور کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت فرمائی۔ اجتماع صبح ۱۰ بجے شروع ہو کر نماز عصر تک جاری رہا۔

۲۶ جنوری ۲۰۲۵ء اہلسنت والجماعت کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ دارالعلوم رحمانیہ بھٹہ کالونی ڈی جی خان کا سالانہ اجتماع بسلسلہ دستار فضیلت منعقد ہوا۔ اجتماع کی صدارت شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز خیر آبادی نے کی اور صحیح بخاری شریف کا آخری سبق بھی پڑھایا۔ یہ پروگرام مہتمم جامعہ دارالعلوم رحمانیہ مولانا نعیم کھتران کے زیرِ اہتمام منعقد ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کی ذمہ داری مولانا اشتیاق نے سنبھالی۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز مولانا عبدالخالق کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ حمد ونعت اور ترانہ ختم نبوت کی سعادت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی نے حاصل کی۔ مولانا کلیم لدھیانوی، مولانا امیر حمزہ ہارون آباد، مولانا محمد نعیم کھیتران اور حضرت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مسؤل مفتی خالد محمود نے دعا کروائی۔

۱۷ جنوری ۲۰۲۵ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت ڈی جی خان کے سرپرست پیر طریقت حضرت مولانا رشید احمد شاہ جمالی مدظلہ کے ادارے جامعہ سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ نیو ماڈل ٹاؤن ڈی جی خان میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ جمعہ میں مبارک ثانی کیس کی مکمل روئداد بیان کی۔ حضرت والا کے ولولہ انگیز خطاب سے شمعِ رسالت کے پروانے جھوم اٹھے۔ سینکڑوں افراد سے جامع مسجد بھر گئی ہر طبقہ فکر کے افراد نے حضرت کے بیان سے استفادہ کیا۔ بعد از بیان جامعہ ہذا سے حفظ مکمل کرنے والے سات حفاظ کرام کی دستار بندی کرائی گئی۔ حضرت شاہ جمالی نے شاہین ختم نبوت کی تشریف آوری پر ان کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر مولانا عبدالعزیز لاشاری، مولانا محمد اقبال ساقی، مولانا محمد اقبال رشید، مولانا عبدالعزیز احسن، صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق گھلو سمیت سینکڑوں شمعِ رسالت کے پروانے موجود تھے۔

مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا تین روزہ دورہ راولپنڈی، اسلام آباد

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا اللہ وسایا نے ۲۸ تا ۳۰/جنوری ۲۰۲۵ء راولپنڈی واسلام آباد کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۲۸ جنوری بعد نماز عصر جامع مسجد الرشید گلزار قائد راولپنڈی

پہنچنے پر مولانا قاضی ہارون الرشید ناظم مجلس راول پنڈی اور مولانا محمد طیب مبلغ اسلام آباد نے اپنے رفقاء سمیت استقبال کیا۔ بعدازاں حضرت نے مولانا قاضی ہارون الرشید کی والدہ محترمہ کے انتقال پر تعزیت کی۔ بعدنماز مغرب تحفظ ناموس رسالت سیمینار سے خطاب کیا۔ ۲۹ جنوری دن میں مختلف رفقاء سے ملاقاتیں اور راول پنڈی کے نئے زیر تعمیر مرکز کے کام کا جائزہ لیا۔ بعدنماز مغرب جامع مسجد الرحمن میں امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راول پنڈی مولانا قاضی مشتاق احمد اور نائب امیر مولانا محمد آدم نے اپنے معزز مہمان کا استقبال کیا۔ مولانا قاضی محمد ابراہیم ثاقب الحسینی امیر مجلس اٹک اور حافظ محمد الیاس تشریف لائے۔ مختلف جماعتی امور پر تبادلہ خیال ہوا۔ بعدنماز عشاء سالانہ ختم نبوت کانفرنس زیراہتمام تحفظ ختم نبوت ایکشن کمیٹی زیر صدارت مولانا قاضی مشتاق احمد جامع مسجد قباء ہولی فیملی سے تفصیلی خطاب کیا۔ کانفرنس میں راول پنڈی اسلام آباد سے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

کانفرنس سے مولانا سید چراغِ الدین شاہ، مولانا قاضی ہارون الرشید، مولانا عبدالمجید ہزاروی، مولانا محمد ابراہیم ثاقب الحسینی اٹک، راول پنڈی نامور تاجر گروپ کے سربراہان محترم شاہد غفور پراچہ، جناب ارشد اعوان، محترم شرجیل میر و دیگر نے بھی خطابات کئے۔ ۳۰ جنوری کو مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے زیراہتمام جامع مسجد مکی سی بلاک نیشنل پولیس فاؤنڈیشن اسلام آباد میں بعدنماز مغرب تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا اللہ وسایا نے تفصیلی بیان کیا۔ کانفرنس سے حضرت مولانا محمد شبیر کشمیری، مبلغ ختم نبوت مولانا محمد طیب، مولانا محمود الحسن خطیب مسجد ہذا نے بھی خطاب کیا۔

یادرہے نیشنل پولیس فاؤنڈیشن سوسائٹی بلاک سی کی ایک رہائشی قادیانی خاتون نے اپنا دس مرلہ ڈبل سٹوری مکان قادیانی جماعت احمدیہ کو منتقل کرنے کے لئے سوسائٹی کو درخواست دی۔ جس پر سوسائٹی کے ذمہ داروں نے کہا رہائشی مکان کسی ادارے کے نام نہیں کیا جاسکتا۔ نیز خدشات کا اظہار کیا کہ یہ غیر قانونی اور ارتدادی سرگرمیوں کا مرکز بنے گا، لہٰذا اہل علاقہ اس کو قطعاً برداشت نہیں کریں گے۔ چنانچہ وہ قادیانی سعیدہ خاتون سول کورٹ میں سوسائٹی کے خلاف درخواست دائر کردی۔ ادھر مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد سے اہل علاقہ نے رابطہ کیا کہ اسے روکنے میں اپنا کردار ادا کرے۔

چنانچہ جہاں تک ہوسکا مختلف سوسائٹیز کے خطبائے کرام مساجد کمیٹیاں دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے کے بھرپور تعاون مشاورت سے خطبات جمعہ اور دروسِ کے ذریعے عوام میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور شعور بیدار کرنے نیز فتنہ قادیانیت کی سنگینی وشرانگیزی سے بچنے کا اہتمام کیا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس بھسین لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مرکزی عیدگاہ کھارہ کھوہ روڈ بھسین لاہور میں ولی کامل مولانا محمد حنیف،م پیر میاں رضوان نفیس کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، جے یو آئی کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا محمد امجد خان، جامعہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف خان، جامعہ امدادیہ کے مولانا مفتی محمد اعجاز، مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاری علیم الدین شاکر، سرگودھا مجلس کے امیر مولانا نور محمد ہزاروی مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، مولانا محمد قاسم گجر، ڈاکٹر عبدالواحد قریشی، مولانا خالد محمود، مولانا سعید وقار، قاری ظہور الحق، مولانا عبدالعزیز، سر محمد ارشاد، قاری محمد بشیر، مولانا محمد عابد حنیف کمبوہ، مولانا محمد زبیر جمیل، مولانا عبید الرحمٰن معاویہ، مولانا اسلام الدین، مولانا محمد عمران نقشبندی، مولانا شاکر اللہ، مولانا الطاف الرحمٰن، مولانا سمیع اللہ، مولانا طاہر مجید سمیت کانفرنس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے امت کے تمام طبقات نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری اور مذہبی فریضہ ہے۔ تمام مسلمانوں کو اسلام اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جذبہ صدیقی سے سرشار ہوکر میدان عمل میں نکلنا ہوگا۔ قادیانی اور ان کے پشتی بان 1973ء کا دستور کیخلاف سازشوں میں مصروف ہیں ہر مسلمان کو ان سازشوں پر نظر رکھنا ضروری ہے حکمرانوں نے اسلام، مسلمان اور پاکستان کے خلاف قادیانیوں کی سازشوں سے نہ صرف آنکھیں بند کر رکھی ہیں بلکہ انکی سرپرستی کر رہے ہیں قوم اور حکمرانوں کو اس بات سے آگاہ رہنا چاہیے کہ قادیانی اسلام، مسلمان اور پاکستان کے لیے یہود وہنود سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ اندرون ملک و بیرون ممالک کی کئی عدالتوں نے قادیانیت کے کفر پر مہر ثبت کردی ہے قادیانیت اپنے منطقی انجام کو پہنچنے والی ہے، قادیانی فتنے کا خاتمہ قریب ہے، ایک وقت آئے گا کہ تلاش کرنے باوجود اس دھرتی پر ایک بھی قادیانی نہیں ملے گا۔ مولانا یوسف خان نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا دفاع کرنے والے ہر وقت اسلام کی افضل ترین عبادت میں مصروف ہیں۔ مولانا محمد امجد خان نے کہا کہ قادیانیت کا فتنہ یورپی ممالک کا تربیت یافتہ، اسرائیل کا ایجنٹ اور صہیونی قوتوں کے مفادات کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ قادیانیت کا وجود ننگ انسانیت و ملت اسلامیہ کیلئے ناسور اور اسلام و ایمان کیلئے زہر قاتل ہے، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کہا کہ شہداء ختم نبوت نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے ہمیشہ گلشن رسالت کی آبیاری اور ناموس رسالت کے چراغ کو روشن کیا ہے عقیدہ ختم نبوت کا دفاع دراصل اسلام کا فاع ہے، قادیانی جہاں بھی جائیں گے ان کا مقابلہ دلائل اور براہین سے کیا جائے گا۔ علماء نے ایک قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا کہ اعلیٰ، اہم عہدوں سے قادیانیوں فوری نکالا جائے۔ اعلیٰ وحساس عہدے پر کسی قادیانی کی تعیناتی سراسر ملکی سلامتی کیخلاف ہے قادیانیوں نے آج تک پاکستان کے وجود اور اسکے آئین کو تسلیم نہیں کیا اکھنڈ بھارت قادیانیوں کا الہامی عقیدہ ہے۔

مجموعہ کتب

حیات الانبیاء علیہم السلام

صفحات: تقریباً ۱۰۰۰۰۔ جلدیں: ۱۷۔ کل تعداد مشمولہ کتب: ۱۲۲

کل تعداد مصنفین: ایک سو کے لگ بھگ مشاہیر کے رشحات قلم، کمپوزنگ عمدہ، طباعت معیاری، کاغذ، پیکجز تعلیم، گلیز وسفید سائز ۲۳×۳۶×۱۶ جلد بیرونی طرز، لیمینیشن، پشتہ باجوڑ، طباعت واشاعت کی تمام خوبیوں کا مرقع، دلآویز، دلربا، دلنشین آنکھوں کی ٹھنڈک، دل کا سرور، نظر پڑتے ہی دل موہ لینے والا مجموعہ کتب۔

پون صدی سے جس خزانہ تک رسائی مشکل تھی اب اتنی آسان کہ سبحان اللہ، معلومات کا بحر ذخار، جس کا مدتوں سے انتظار تھا وہ لمحہ سعادت آن پہنچا، ہزاروں خوشیوں کا سامان کہ منتشر خزانہ یکجا ہو گیا۔

عشق رسالت مآب ﷺ کا گلدستہ دیکھنے میں خوشنما، سیٹ رکھنے اٹھانے میں خیر الامور اوسطہا کا مصداق، سیٹ گتہ پیک۔ رعایتی قیمت سیٹ: ساڑھے سات ہزار (۷۵۰۰ روپے) فقط۔ گویا لاگت، اس سے سستا ورعایتی اتنا بڑا کوئی اور سیٹ کہیں سے دستیاب ہونا مشکل بلکہ ناممکن، تجربہ شرط۔

مکتبہ سراجیہ لنشر الکتب الاسلامیہ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

رابطہ کے لیے

جناب عزیز الرحمن رحمانی 03338827001

مولانا عتیق الرحمن سیف 03447121967

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

☆ حضرت امیر شریعتؒ اور خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ کے ارشادات کی روشنی میں ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے بالاتر ہو کر تبلیغ دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی مذہبی جماعت ہے۔ الحمدللہ!

☆ اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے مجلس کو پاکستان اور بیرون پاکستان قادیانیت کے محاذ پر کامیابی نصیب ہوئی۔

☆ آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قانوناً قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا۔

☆ یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے رد میں مراکز قائم کئے گئے۔

☆ برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام...... چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد۔

☆ چناب نگر میں سالانہ رد قادیانیت کورس ...... چناب نگر میں ایک سالہ ختم نبوت تخصص کورس۔

☆ قادیانیت کے ہمہ وقت تعاقب کے لیے 40 مبلغین 30 تبلیغی مراکز اور دفاتر 8 شعبہ ہائے تعلیم القرآن

☆ چناب نگر شعبہ کتب...... شعبہ میٹرک، ایف اے...... ماہنامہ لولاک ملتان...... ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔

☆ تحفہ قادیانیت 6 جلدیں...... تحریک ختم نبوت 10 جلدیں...... محاسبہ قادیانیت 33 جلدیں

☆ اردو، انگریزی، عربی میں رد قادیانیت پر فری لٹریچر...... دیگر رد قادیانیت پر اہم کتب شائع شدہ۔

☆ انٹرنیٹ پر ماہنامہ لولاک...... ہفت روزہ ختم نبوت...... اور دیگر مجلس کی کتب دستیاب ہیں۔

تعاون کی اپیل

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، ناموس رسالت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے

عطیات، صدقات اور زکوٰۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

اکاؤنٹ نمبرز

00380038-01034640 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ ملتان

01127-01010015785 مسلم کمرشل بنک ملتان

اپیل کنندگان

پیر طریقت رہبر شریعت حافظ مولانا محمد ناصر الدین خان خاکوانی صاحب — امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

صاحبزادہ پیر طریقت حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب — نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب — نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب — مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

علاقائی مراکز کے فون نمبرز										
اسلام آباد 0334-5082180	لاہور 0300-4304277 0300-4981840	کراچی 021 32780337	راولپنڈی 0304-7520844	سیالکوٹ 0300-7442857	گوجرانوالہ 0302-5152137	چناب نگر 0301-6395200	سرگودھا 0301-6361561	جھنگ 0300-7832358	خانیوال 0301-7819466	ساہیوال 0303-2453878
ڈیرہ غازیخان 0306-7817525	بہاولپور 0300-6851586	میرپورخاص 0334-3463200	رحیم یار خان 0301-7659790	سکھر 0302-3623805	اوکاڑہ قصور 0300-6950984	فیصل آباد 0301-7224794	حیدرآباد 0300-8775697	شیخوپورہ 0309-7064784	کوئٹہ 2841995 0331-3064596	گجرات منڈی بہاؤالدین 0300-8032577
بہاولنگر 0333-6309355										